REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳

شمارہ ۴۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۰۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ ۔ ۶ فتح ۱۳۶۳ ہش ۔ ۶ دسمبر ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ فتح (دسمبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق حضور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں ۔ احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۳ فتح (دسمبر) ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال لاہور میں زیرِ علاج ہیں ۔ اور خدا کے فضل سے طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی کاملہ و عاجل صحت و شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

● ۔۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؛

لندن میں جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کا دو روزہ کامیاب سالانہ جلسہ

دیارِ مغرب میں بسنے والے شمعِ احمدیت کے ہزاروں پروانوں سے حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

رپورٹ :- مرسلہ مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب لندن (برطانیہ)

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو اپنا دو روزہ سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵ اگست بروز ہفتہ لنڈن مشن ہاؤس کے محمود ہال میں اور مورخہ ۲۶ اگست، بروز اتوار مشن ہاؤس سے ۷ ۔ ۸ میل دور بجانب گلفورڈ واقع ٹالورتھ تفریح سنٹر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ مستورات نے بھی اپنا ایک روزہ جلسہ ٹالورتھ تفریحی سنٹر کی گراؤنڈز میں خیمے لگا کر کیا ۔

امسال کے جلسہ سالانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انگلستان میں تشریف فرما تھے ۔ حضور اقدس نے جلسہ کے آخری اجلاس میں جماعت کو نہایت اہم خطاب فرمایا جس کے اقتباس اس رپورٹ میں پیش کئے جا رہے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ تبلیغ کی طرف جماعت کو خاص طور سے توجہ دلا رہے ہیں، لہٰذا پہلے روز کے اجلاس میں سب تقاریر تبلیغ حق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے رکھی گئی تھیں ۔

پہلی نشست :

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس بروز ہفتہ تین بجے بعد دوپہر محمود ہال میں زیرِ صدارت محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ یو۔کے مکرم محمد ایوب صاحب ندیم کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا ۔ مکرم خواجہ منیر الدین صاحب نے کلامِ محمود سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی ۔ بعدہٗ مکرم امام صاحب نے جلسہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی ۔ اور پھر اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ چونکہ مرکزِ سلسلہ کے جلسہ سالانہ کے نمونہ پر کیا جاتا ہے، لہٰذا اس کے اغراض و مقاصد بعینہٖ وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے جلسہ کو منعقد کرتے وقت بیان فرمائے تھے ۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اِس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں ۔

اِس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو خدا نے ایک خاص مقام پر کھڑا کیا ہے ۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے ایک بہت بڑی ذمہ داری قبول کی ہے ۔ ہمیں اپنی اِس ذمہ داری کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اندر نظامِ خلافت قائم ہے ۔ آج صرف جماعتِ احمدیہ ہی اس بابرکت نظام سے مستفیض ہو رہی ہے ۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

قادیان دار الامان میں

جماعتِ احمدیہ کا

۹۳ واں عظیم الشان

جلسہ سالانہ

بتاریخ

۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء

بروز

منگل ۔ بدھ ۔ جمعرات

منعقد ہو رہا ہے !!

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔"

(اِلہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ ۔ صالح پور ۔ کٹک (اُڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹرز : صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں موجود ہیں۔ جن کے ایمان افروز ارشادات کو ہم اس جلسہ کے آخر پر سُنیں گے۔ اس جہت سے ہماری ذمہ داری مزید بہت بڑھ گئی ہے۔ ہم نے اپنے اندر اُس ایمان کو پیدا کرنا اور تقویٰ کے اُس معیار کو پُورا کرنا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام قائم کرنے آئے تھے۔ آج سب سے اہم فرض جو ہر احمدی پر عائد ہوتا ہے وہ تبلیغ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے سب احباب پر اپنی برکات نازل کرے۔ اور اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت وکامیاب کرے۔ آمین۔

محترم امام صاحب کے خطاب کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب بٹ لیوٹن نے کلام محمود سے ایک نظم "جنسِ وفا کا پیمانہ" پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب نے تبلیغ کی اہمیت کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اعلیٰ اخلاق وکردار۔ دُعا۔ تقویٰ۔ محبت وہمدردیٔ خلق۔ قرآنی تعلیم سے واقفیت۔ توکّل علی اللہ۔ اور پیغام حق پہنچانے کی تڑپ وغیرہ اُمور بیان کئے۔

ازاں بعد مکرم مولانا مبارک صاحب ساقیؔ مبلغ سلسلہ نے وہ اُصول بیان کئے جو کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جو تبلیغ کرتا ہے وہ میرے نزدیک اللہ کا سپاہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دِل میں دعوت الی اللہ کے لئے جوش ہو۔ اور ہر فردِ جماعت اپنے دل میں درد محسوس کرے کہ جب تک مَیں یہ فرض پُورا نہ کرلوں مجھے سکون نہیں ملے گا۔ دُوسرے یہ کہ آپ لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جن کی اُنہیں ضرورت ہے۔ نہ وہ جن کو وہ پہلے ہی مانتے ہیں۔ اسی طرح جب آپ کسی آدمی کو تبلیغ کریں تو پہلے اس سے محبت کا تعلق پیدا کریں تاکہ آپ جو بات بھی اس سے کریں وہ غور سے سُنے اور ماننے کو تیار ہو۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ تبلیغ کے ساتھ دُعا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کی طرف بہت توجہ دیں۔

مکرم ساقی صاحب کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب ہنسلو نے کلام محمود سے نظم ؎
"تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائیں گے ہم" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مکرم عزیز رفیق احمد حیات صاحب نے "تبلیغ میں حصہ لینے کے طریق" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے، اُس شخص سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بُلاتا ہے۔ اور عملِ صالح کرتا ہے۔ موجودہ دور میں نام نہاد مسلم حکومتوں نے اسلام کی تعلیم کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہُوا ہے کہ مغربی ممالک اس سے متنفر نظر آتے ہیں۔ ان حالات میں ہمارا کام بہت مشکل نظر آتا ہے۔ تاہم یہ خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ہمیں کامیاب کرے گا۔ لہٰذا ہمارے لئے اپنی اخلاقی اور رُوحانی اقدار کو اُجاگر کرنا۔ صحیح اسلامی تعلیم کا حصُول اور سوشل تعلقات کو بڑھانا ضروری ہے۔

دُوسری نشست

ابدہٗ پہلا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے ختم ہُوا۔ پچیس منٹ کے وقفہ کے بعد دُوسرا اجلاس زیرِ صدارت محترم ناصر احمد صاحب سکروِنر، مکرم مولوی نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ کی تلاوت سے شروع ہُوا۔ مکرم میجر خلیل احمد صاحب نے کلام محمود سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ آکسفورڈ نے "تبلیغ کے میدان میں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مثالیں دے کر بتایا کہ ہر کام کرنے کے لئے کسی نہ کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے نزدیک تبلیغ کے لئے سب سے بڑی اور اہم ضرورت جوش۔ ولولہ اور شوق ہے۔

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی تقریر کے بعد مکرم ناصر داؤد صاحب سیکرٹری تبلیغ یُوکے نے "انگلستان میں تبلیغی مہم کے آغاز" پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ تبلیغ کے کام کو مُؤثر اور تیز کرنے کے لئے ایک سنٹرل تبلیغ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد ریجنل مبلغین کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے ریجنز میں تبلیغی جدوجہد کا جائزہ لیتے رہیں۔ اور لوکل حالات کے مطابق مناسب ہدایات اور راہنمائی کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ ہر جماعت میں تبلیغ کمیٹی کا ایک چیرمین ہوگا جس کے ساتھ ۴ یا ۵ ممبر ہوں گے۔ وہ اپنی جماعت میں تبلیغی امور کا ذمہ دار ہوگا۔ ہر جماعت میں جتنے افراد ہیں اُن کی ایک مکمل فہرست تیار ہوگی۔ ہر بالغ اور ذی شعور فردِ جماعت ایسے افراد کا انتخاب کرے گا جن کو وہ تبلیغ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہر کمیٹی کو ماہ بماہ اپنی اپنی جماعت کی تبلیغی رپورٹ سنٹرل کمیٹی کو بھیجنی ہوگی۔ تاکہ معلوم ہو کہ تبلیغ کا کام کس رفتار سے ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے سوشل تعلقات کو بڑھائیں۔ اور ہر فرد اپنے دائرہ میں فریضۂ تبلیغ کی بجاآوری میں مشغول ہو۔ اس طرح تمام افرادِ جماعت ایک مجموعی قوت بن کر بہت کام کرسکتے ہیں۔

مکرم ناصر داؤد صاحب کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب لون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ محترم سید فضل احمد صاحب نے "تبلیغِ حق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ پیغامِ حق پہنچانے میں لگا دیا تھا۔ تاکہ مخلوقِ خدا کو اپنے مولائے حقیقی سے قریب تر کردیں۔ آپؐ نے اسلام اور قرآن کو اپنے نمونہ سے عملی رنگ میں ڈھال کر بتادیا کہ اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ ہر فردِ بشر اس کو اپنا سکتا ہے اور اس پر عمل کرسکتا ہے۔ حضورؐ نے اپنے بلند وبالا کردار، گہری انسانی ہمدردی اور قرآنی اخلاق سے اپنے خُلق کو رنگ کر لوگوں کو اسلام کا گرویدہ بنایا۔ یہی طریق آج بھی کام آئے گا۔ پس ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی مکمل طور پر خود کو مخلوقِ خدا کی خدمت اور ہمدردی میں لگا دے یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اور یہی کامیابی کا گُر ہے۔

آخر میں مکرم چودھری انور احمد صاحب کاہلوں نیشنل پریذیڈنٹ نے "تبلیغ وقت کی ضرورت" کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ لفظ تبلیغ اُردو اور عربی میں وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے اندر پیغام پہنچانا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر شامل ہے۔ آپ نے بتایا کہ میری زندگی ایک بزنس مین کے طور پر گُزری ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر میرا دماغ ہر کام پر سب سے پہلے کاروباری نقطۂ نظر سے سوچتا ہے۔ جس طرح کسی جنس کو نکالنے کے لئے مناسب اور موزوں منڈی تلاش کرنا پڑتی ہے اسی طرح مَیں تبلیغ کو بھی ایک جنس کے طور پر دیکھتا ہوں جسے ہم نے دُنیا کو پیش کرنا ہے۔ سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارا مال ہر لحاظ سے اعلیٰ اور معیاری ہو۔ اس کے بعد اس کی کھپت کے لئے سروے کرنا ہے۔ ہمارا ٹارگٹ ایسے لوگ اور سوسائیٹی ہو جو بات کو عقل وشعور کی کسوٹی پر پرکھنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ ہم ایسی زمین میں بیج بوئیں جو بہترین فصل دینے والی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے قرآن پر عمل کرکے اسلام کو غالب کیا تھا۔ ہمیں بھی اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ تاکہ اسلام پھر سے غالب ہو۔ مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کی تقریر کے ساتھ ہی

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

اُٹھ مِری جاں اُٹھ خُدا کو یاد کر!

از محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم سابق مبلغ انگلستان ومغربی افریقہ

اے دلِ غافل خُدا کو یاد کر
حمد و تسبیح اُس کی لاتعداد کر

ہے وہی چارہ گر و مُشکل کُشا
اُس سے ہی ہر درد کی فریاد کر

حالِ دل اپنا اُسی سے کہہ مدام
اور بیاں اُس سے ہی ہر رُوداد کر

فکر کر زادِ رہِ عقبیٰ کی کچھ
زندگی بے سُود مت برباد کر

ساتھ دے ہر بیکس و مظلوم کا
غم نصیبوں غمزدوں کو شاد کر

بے بس و بے خانماں کو دے پناہ
مفلس و محتاج کی امداد کر

رحم کر، تا تجھ پہ ہو رحم و کرم
دِل کی بستی رحم سے آباد کر

غافلا! از آہِ مظلوماں بترس
مت کسی پر ظلم و استبداد کر

"از مکافاتِ عمل غافل مشو"
نیک و بد اپنے عمل سب یاد کر

ہوسکے تو حق کی خاطر تُو فِدا
اپنا مال و عقل و استعداد کر

تختِ شاہی پر ہو یا گدڑی میں، تُو
دِل کسی کا مت کبھی ناشاد کر

اَے خُدا! قومِ نبیؐ پر رحم کر
دُور یکسر اُن سے ہر اُفتاد کر

"قُدس" و "لبناں" جورِ اسرائیل سے
"صالح بندوں"[1] کے لئے آزاد کر

"اَے سرِ وجان و دِلم بر تو فِدا"
شاد و خُرّم ہر دلِ ناشاد کر

اپنے عفو و رحم سے ہر قوم کو
قید سے عہدیاں کی تو آزاد کر

امن کا گہوارہ بن جائے زمیں
ختم دورِ جبر و استبداد کر

ختم ہونے کو ہے اَے صدیقؔ سب
اُٹھ مِری جاں اُٹھ خُدا کو یاد کر

[1] مراد عرب اقوام۔

جذبات کو واقعات سے ہم آہنگ کئے بغیر ہم بڑے انقلابات کے خواب نہیں دیکھ سکتے

خلافت سے محبت کے جذبات کو بڑھنا چاہیئے اور ان جذبات کو حقیقت بھی بننا چاہیئے

جب عوام الناس کسی کے مرتبے بڑھانے شروع کر دیں تو قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں!!

یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور جب خدا کسی کو مرتبہ بخشے تو ہر مومن کا دل خود بخود حمد سے بھر جائے گا!!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشرق بعید کے چار ملکوں کے کامیاب دورے سے مراجعت کی خوشی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کے اعزاز میں مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عشاء ایوان محمود ربوہ میں استقبالیہ دیا۔ اس موقع پر حضور نے جو خطاب فرمایا تھا اسے روزنامہ الفضل مجریہ ۱۱ر فروری ۱۹۸۴ء سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اظہارِ تشکر کا مومنانہ طریق

اس موقع پر کھانے کے بعد سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی جو محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کے لئے انہوں نے سورۃ کہف کے گیارھویں رکوع کا انتخاب کیا جو يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ سے شروع ہوتا ہے۔ تلاوت کے بعد مکرم مرزا محمد دین ناز صاحب نے سپاسنامہ پیش کرنا تھا۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا:-

"سپاسنامہ تو مناسب نہیں ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھ کر میری تعریف شروع کر دیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ یہ فضول رسم ہے۔ اگر ویسے سفر سے میری واپسی پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے اظہار کے طور پر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو پھر بے شک کہیں۔ سپاسنامے پیش کرنے کی رسم کو توڑیں۔ اس بات کو ختم کریں۔ یہ فضول چیز ہے۔ اس سے بچیں۔ ہاں اس موقعہ پر دعائیہ کلمات کہہ دیئے جائیں تو اچھی بات ہے۔ لیکن یہ چوڑے سپاسنامے پیش کرنے سے پھر آہستہ آہستہ آپ غلط راستوں پر چل پڑیں گے۔ ایک وقت تک ہو گیا اگر ہوا ہے بات حد کے اندر رہے تو ٹھیک رہتی ہے۔ لیکن جتنا آپ دور نبوت سے دور جاتے ہیں اتنا احتیاط زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ ورنہ یہ چیزیں اگر شروع میں معصومیت میں بھی کی گئی ہوں تو آگے جا کر پھر ان سے بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ مخواہ زمین آسمان کے قلابے ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں ان چیزوں کو پسند نہیں کرتا۔

اب آپ نے کچھ کہنا ہے تو وہ جو مبالغہ آمیزیاں ہیں ان کو چھوڑ کر آپ بے شک کہیں۔ اگر اس میں کوئی غلط بات ہوئی تو میں کہہ دوں گا کہ یہ غلط ہے۔"

اس پر ناز صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔

اور پھر تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:-

"میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تمام اراکین کا مجلس عاملہ کا بھی اور مجالس عامہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس دعوت پر مجھے مدعو کیا۔ اور اپنے اس خطاب میں جو ابھی استقبالیہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس میں جملہ خدام کی قربانی کے جذبات کو نہایت عمدہ لفظوں میں پیش کیا گیا ہے۔

نظریات کو واقعات کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ضروری ہے

یہ درست ہے کہ ہر احمدی کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت میں فدا ہونا چاہیئے۔ اور یقیناً اس کے دل کے جذبات وہی ہوں گے جو پیش کئے گئے ہیں۔ یعنی یہ کہ جان، مال، عزت آبرو غرضیکہ زندگی کا ذرہ ذرہ خدا کے دین پر نچھاور کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ لیکن اگر آپ واقعاتی لحاظ سے حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ نظریاتی قربانیوں کا معیار اونچا ہے اور عملی قربانیوں کا معیار نیچا ہے۔ اور ان کے درمیان پلیٹ فارمز کا فرق ہے۔ ایک اور پلیٹ فارم پر واقع ہے۔ اور دوسری اور پلیٹ فارم پر واقع ہے۔ تاہم یہ مراد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ سب کا یہ حال ہے۔ سب ایسے نہیں۔ لیکن ایسے واقعات کثرت سے نظر آتے ہیں کہ جب ادنیٰ ادنیٰ ابتلاء آئیں تو لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ چھوٹی سی قربانی کرنی پڑے تو بعض پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ زائد خدام الاحمدیہ بلانے کے لئے جاتا ہے تو اندر سے پیغام آجاتا ہے کہ ابا جان گھر پر نہیں ہیں۔ قائد مجلس کسی اجلاس کے لئے اذان کو کہتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں جلدی ہے ہم نے جانا ہے۔ ان کا نفس کئی بہانے بناتا ہے۔ ان واقعات کو دیکھ کر محض لفظوں پر دل کس طرح تسلی پا سکتا ہے۔ اس میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جذبات کے لحاظ سے یہ درست ہے کہ ہمیں تیار ہونا چاہیئے۔ لیکن نظریات کو جب تک واقعات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کریں گے جب تک جذبات کو واقعیت عطا نہیں کریں گے اس وقت تک ہم بڑے انقلابات کے خواب نہیں دیکھ سکتے۔ دیکھ سکتے ہیں لیکن ان کی کوئی تعبیر نہیں ہو گی۔ کیونکہ یہ بھی خوابیں ہیں اور وہ بھی خوابیں ہیں۔ ان سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں آپ کو پھر یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک خلافت کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس کا اظہار بے شک کریں۔ میں خود اس دور سے گزر چکا ہوں۔ میرا اپنا بھی یہی جذبہ تھا۔ میری اپنی بھی یہی کیفیت تھی۔ اور اب بھی ہے جو آپ کی ہے۔ منصب خلافت کی خاطر میری ہر چیز قربان ہے۔ ان جذبات میں تو کوئی مبالغہ نہیں ہے یہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے جو دنیا کو ایک لمبے عرصہ کی محرومی کے بعد دوبارہ عطا ہوا ہے اس لئے اس کو میں ہرگز مبالغہ نہیں کہتا۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کے جذبات کو بڑھنا

"اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو"
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ریٹیو فیبرکس۔ ۱۰ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

چاہیئے۔ مگر میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جذباتِ محبت کو حقیقت بھی تو بننا چاہیئے۔ صرف دل ہی کے ساتھ کھیلنے والے جذبات نہیں ہونے چاہئیں۔ صرف نظریات میں بسنے والے جذبات نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ تمام عہدیداران کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہر احمدی کے قربانی کے معیار کو بلند کیا جائے اور جب اس کا دل کسی تقاضے سے گھبرا اُٹھے تو اس کو کچوکا دیا کریں۔ اس کو جگایا کریں۔ اس سے پوچھا کریں کہ تم یہ جو باتیں کرتے ہو کہ ہم یہ کریں گے وہ کریں گے اور ہر دفعہ عہد دہراتے ہوئے کہتے ہو کہ میں جان۔ مال۔ وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا تو کیا یہ دم وہ دم نہیں ہے جس دم کے تم نے وعدے کئے تھے۔ کیا یہ عزت وہ عزت نہیں ہے۔ کیا یہ مال وہ مال نہیں ہے جسے قربان کرنے کے لئے تم نے عہد کیا تھا؟

وہ حقیقت جس کے ساتھ خُدام کو زندہ رہنا چاہیئے

حقیقت یہ ہے کہ عزتوں کی قربانی میں بھی معیار بہت کمزور ہے۔ کیونکہ بہت سی باتوں پر لوگ بڑی جلدی ستیخ پا ہو کر شکائتیں بھیجتے رہتے ہیں کہ یوں ہماری عزت میں فرق پڑ گیا۔ فلاں نے اس طرح ہم سے سلوک کیا۔ فلاں نے یوں کیا۔ حالانکہ زندگی کی یہ ساری باتیں ہمارے عہد کے اندر داخل ہیں۔ یہ باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اگر کسی عہدیدار کی غلطی سے کسی کی بظاہر بے عزتی بھی ہو جائے تب بھی جس نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ میرا اپنا کچھ نہیں۔ سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان۔ ہے وہ شکایت تو بیشک کر دے تاکہ زیادتی کرنے والے کی اصلاح ہو جائے۔ لیکن اپنا صدمہ اس کو نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس کے دل میں سچا ایمان اور خلوص ہوتا ہے وہ بہرحال اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ جتنا میں کسی کی غلطی سے گرایا گیا ہوں اتنا اللہ کی نظر میں اُٹھایا گیا ہوں۔ اور خدا کی نظر میں میرا مرتبہ بڑھ چکا ہے۔ یہ ہے وہ حقیقتِ حال جس کے ساتھ خُدام کو زندہ رہنا چاہیئے۔

حقائق کی دُنیا میں رہنا سیکھیں

دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کے لئے جن آیات کا انتخاب کیا گیا ہے اس سے میرا ماتھا ٹھنکا تھا کہ کچھ اس قسم کی باتیں سپاسنامہ میں کریں گے چنانچہ سپاسنامہ کے بارہ میں میرا ردِ عمل اسی وجہ سے تھا۔ میں نے آپ کو بارہا سمجھایا ہے۔ میرا فرض ہے میں آپ کو سمجھاؤں، آپ کے جذباتِ محبت کی قدر بھی کروں۔ لیکن آپ کو حقائق کی دُنیا میں رکھوں اور آپ کے دائرہ کار سے آپ کو باہر قدم نہ رکھنے دوں۔ قرآن کریم کی اس طرح کی تفسیر کر دینا کہ گویا ایک خلیفۂ وقت نے پچھلے سال مغرب کا سفر کیا اور پھر اب مشرق کا سفر کیا تو گویا وہ ذوالقرنین بن گیا، صحیح نہیں ہے۔ یہ تو انسان کے بس کی باتیں نہیں ہیں۔ نہ آپ کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ تفسیرِ قرآن اگر کرنی ہے تو اس نے کرنی ہے جس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا۔ جس کو اس منصب پر مقرر کیا ہے۔ اس کی جب راہنمائی فرمائے گا تو وہ تفسیر کرے گا۔ لیکن ان باتوں میں اتنی جلدی فیصلے کر لینا اور ان کو قومی فیصلے بنا لینا اور ان کو نعروں میں اُتار لینا اور سپاسناموں میں پیش کرنا، یہ چیز مجھے پسند نہیں ہے۔ اور اس لئے پسند نہیں ہے کہ یہ غلط طریق ہے۔ مجھے اس میں خطرات نظر آرہے ہیں۔ اگر اس رجحان کو بند نہ کیا جائے تو اس طرح قوم آہستہ آہستہ بگڑنے لگ جاتی ہے۔ پس اس کا ایک فائدہ تو ہو گیا کہ جو غلطی مجھے نظر آرہی تھی وہ کھُل کر سامنے آگئی۔ پہلے اشاروں اشاروں میں باتیں ہو رہی تھیں اور میں انتظار میں تھا کہ کہیں کھل کر باتیں ہوں تو میں پکڑ دوں۔

ذوالقرنین کے متعلق قرآن کریم میں جو مضمون بیان ہوا ہے ایک بہت وسیع مضمون ہے اس کو ایک چھوٹے سے دائرہ میں محدود کر کے بچگانہ ترجمہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عظیم دَور سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے جو کئی ٹکڑوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جائے اور عجز کے ساتھ اس سے مانگا جائے کہ خدا موجودہ خلافت کے دَور میں بھی اس کی بعض خوشکن صورتیں ظاہر فرما دے اور ہمیں اس کے پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ تو بڑی نیک خواہش ہے۔ اس کے لئے دُعا کرنی چاہیئے نہ کہ نعرہ بازی کرنی چاہیئے۔

پیشگوئی کا ایک پہلو اور فتنۂ دجالیت کا قلع قمع

حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ اس مضمون کی تفصیل میں جائیں تو پتہ لگتا ہے کہ مغرب میں جانے اور مشرق میں آنے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ اس کا ایک پہلو ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے تعلق ہے۔ مشرق اور مغرب کے سفر کی جو تمثیل ہے وہ اَور رنگ میں پوری ہوئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے دُنیا کو دو حصّوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ اور مغرب اور مشرق کے درمیان تقدیرِ الٰہی کی ایک دیوار حائل تھی۔ مشرق کو یہ اجازت نہیں تھی کہ وہ موجزنی کرتے ہوئے مغرب پر حاوی ہو جائے یا مغرب موجزنی کرتے ہوئے مشرق پر حاوی ہو جائے۔ حیرت انگیز ہے قرآن کریم کا یہ کلام۔ جو گزشتہ ساری تاریخ میں پُورا ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ مشرق کی موجیں چلتی تھیں تو کبھی وی آنا سے ٹکرا کر واپس لوٹ آتی تھیں۔ اور کبھی سپین تک پہنچیں اور واپس آگئیں۔ آگے بڑھ کر ان کو مغربی دنیا میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ملی۔ مؤرخین یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اور ان کو وجہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا بات ہے کہ مشرق سے ایک رَو چلتی ہے اور مغرب سے ٹکرا کر واپس آجاتی ہے۔ اور اسے مغرب میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ملتی۔ حالانکہ اُس وقت مشرق طاقتور تھا۔ مشرق کو مغرب کی حفاظت کا ذریعہ بنایا گیا تھا۔ کیونکہ خدا کی تقدیر نے مغرب کو اُٹھانا تھا۔ اور دجال نے وہاں سے پیدا ہونا تھا۔ پھر دجال کو روکنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد مانگی جانی تھی۔ آپ نے روحانی طور پر وہ انتظام فرمانے تھے جس کے نتیجہ میں دجال کے بد اثرات سے قوموں کو بچایا جانا تھا۔ پس یہ تو اس تعبیر کا ایک پہلو ہے۔ اس کے بعض پہلو بہت وسیع ہیں اور مختلف زمانوں میں ان کے مختلف حصے پُورے ہوتے رہے ہیں۔

ہر سُخنے موقع و ہر نکتہ مقامے دارد

ان چیزوں کے سوچنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ پہلے آپ بلوغت تک تو پہنچیں۔ محبت ایک الگ اور بڑی قابلِ قدر چیز ہے لیکن محبت کے نتیجہ میں آپ کے اعمال میں ٹھوس تبدیلیاں رُونما ہونی چاہئیں جو آپ کی محبت کو سچا کر دکھائیں۔ محبت کے نتیجہ میں ساری قوم کو تیار رہنا چاہیئے کہ جو کچھ وہ کہتی ہے جب وقت آئے تو عملاً سب کچھ پیش کر کے اپنے دعوے کو سچا کر دکھائے۔ لیکن محبت کے نتیجہ میں آپ کو مبالغہ آمیزیاں کرنے یا اُن مسائل میں دخل اندازیاں کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں جو آپ کے لئے بنائے نہیں گئے۔ کیونکہ آپ کا دائرہ کار اور ہے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کو خبر دے کہ میں تمثیلی طور پر تجھے فلاں بناتا ہوں اور وہ یہ اعلان کرے تو ہر مومن احمدی کا دِل خود بخود حمد سے بھر جائے گا۔ اور وہ تسلیم کریگا۔ لیکن یہ آواز (MASSES) عوام الناس سے نہیں اُٹھ کر اُوپر جائے گی۔ یہ بالکل جھوٹا تصور ہے۔ اس طرح قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ جب عوام الناس کسی کے مرتبے بڑھانے شروع کر دیں۔ بعضوں کی زندگی میں شروع کر دیتے ہیں اور بعضوں کی موت کے بعد شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تاریخ کا اتنا دردناک سبق ہے اور آپ اس کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے اپنی فکر کریں۔ اور حکمت کے ساتھ بات کیا کریں۔ جذبات کو الگ رکھیں۔ عقل اور تقویٰ کے ساتھ جذبات کو قابو میں رکھیں۔ اگرچہ عقل بھی جذبات پر حاوی ہے لیکن سب سے بڑی چیز جو جذبات پر حاوی ہوتی ہے وہ تقویٰ ہے۔

پس جہاں تک آپ کی محبت اور خلوص کے جذبات کے اظہار کا تعلق ہے وہ مجھے قبول ہیں۔ اُن کے نتیجہ میں میرے دِل میں بھی محبت کی جوابی لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ میں آپ کو ان معنوں میں نہیں ڈانٹ رہا کہ میں آپ سے ناراض ہوں۔ آپ کو سمجھانا میرے فرائض میں شامل ہے۔ اس لئے میں نے بہرحال آپ کو سمجھانا ہے۔ چاہے آپ کو میری بات پسند آئے یا نہ آئے۔ اس لئے دُعا کریں کہ ذوالقرنین کی پیشگوئی جو دراصل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دَور سے تعلق رکھتی ہے اس کے کچھ خوشکن پہلو اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ بھی پُورے فرما دے۔ میرے ذریعہ بھی اور آپ کے ذریعہ بھی۔ لیکن جب وہ پُورے ہوں گے تو دنیا کو نظر آئیں گے۔ پھر آپ کو یہ نہیں بتانا پڑے گا کہ یہ واقعہ ہو گیا ہے۔ دُنیا دیکھے گی۔ آپ کے دِل حمدِ باری سے بھر جائیں گے اور آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہے گی۔

ذُوالقرنین کی پیشگوئی اور اُس کا مظہر

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیوں دماغ میں یہ باتیں آنی شروع ہوئیں میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ فجی کی وہ ڈیٹ لائن ہے جو مطلع الشمس بنتی ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ وہ مطلع الشمس ہے۔ وہاں تک پہنچ کر اس لحاظ سے تو ہمارا دل ضرور ایمان سے بھر گیا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خوشخبری دی تھی کہ زمین کے کناروں تک تمہارا پیغام پہنچاؤں گا اور مشرق تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کے پہنچنے سے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ذُوالقرنین کی پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ اور معنوی طور پر احمدیت کی صداقت کے لئے پُورا ہوا ہے۔ اس صُورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذُو القرنین کے مظہر بن گئے۔ مگر وہ ذوالقرنین نہیں جو پُرانا بادشاہ بیان کیا جاتا ہے۔ بلکہ ذوالقرنین ان معنوں میں کہ یہ پیشگوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور آپؐ کے دو اَدوار کے لئے تھی۔ آپؐ کو دو اَدوار نصیب

ہوئے آپ دو قرنوں کے مالک ہیں۔ آپ کے ایک دَور کے مظہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو ان معنوں میں یہ درست ہے کہ یہ پیشگوئی کچھ پہلے پوری ہو چکی ہو گی۔ اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہے گی۔ لیکن ایک خلافت کے ساتھ بھی اس کا تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا یہ ایک سلسلہ ہے جو ہمیشہ سے جاری ہے۔

اس دفعہ جو کچھ حصّہ پورا ہُوا ہے اس کا ایک پہلو مَیں بیان کر دیتا ہوں۔ ابھی جب یہ تلاوت ہو رہی تھی اس وقت مجھے خیال آیا کہ جہاں تک مطلع الشمس کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر جغرافیائی نقطۂ نگاہ سے کسی جگہ کو مطلع الشمس قرار دیا جا سکتا ہے تو وہ وہی DATE LINE ہے۔ کیونکہ ویسے تو سُورج چونکہ ۲۴ گھنٹے ہر وقت اُبھر رہا ہے۔ اس لئے یا تو ساری دُنیا مطلع شمس ہے، یا پھر کوئی ایک جگہ ہے۔ تو لازماً وہی جگہ ہو سکتی ہے جہاں تاریخ بدلتی ہے۔ یعنی جہاں سُورج ایک نئی تاریخ لے کر آتا ہے۔ وہاں تاریخ بنانے والی ایک فرضی لائن بنا ہوتی ہے۔ جو فجی کے ایک جزیرہ پر سے گزر رہی ہے۔ وہاں ایک طرف گزرا ہُوا دن ہے تو دوسری طرف آج کا دِن ہے۔ ایک طرف آج کا دن ہے تو دوسری طرف آنے والا کل ہے۔ ایک قدم آپ اِدھر رکھ دیں تو "آج" میں آ جائیں گے۔ ایک قدم آپ اِدھر رکھ دیں تو آنے والے "کل" میں چلے جائیں گے۔ یہ معاملہ آپ کو سمجھ نہیں آئے گا۔ مَیں نے اس کو جغرافیہ پر بڑا غور کر کے سمجھا ہے لیکن عام آدمی اس پر صرف ایمان بالغیب لائے گا کہ ہاں یہ ہو جاتا ہے۔ پس اس لحاظ سے یہ ایک دلچسپ جگہ ہے کہ یہاں ایک طرف آج ہے اور دوسری طرف کل ہے۔ اس لائن پر اگر آپ کھڑے ہوں تو بارہ بجے رات ایک ایسا وقت آئے گا جب مثلاً ہفتہ ہے تو ساری دُنیا پر سو فیصدی ہفتہ ہو گا۔ اور پہلی دفعہ جب ہفتہ اتوار میں تبدیل ہوتا ہے تو وہاں ہوتا ہے۔ رات کے بارہ بجے کا وقت تو اُن کے حسابی لحاظ سے ہوتا ہے۔ سُورج کے لحاظ سے جب سُورج کی پہلی شعاعیں وہاں دکھائی دیتی ہیں تو اس وقت اس دُنیا کو ایک نیا دن ملتا ہے۔ ان معنوں میں یہ مطلع شمس ہے۔ اور وہاں اتفاق سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع سوالات مجھ سے یہ ہوئے کہ ہمیں نصیحت کریں کہ دُنیا کے بد اثرات سے بچنے کے لئے ہم کیا کریں۔ دُنیا پر اس وقت خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ چنانچہ واضح طور پر یاجوج اور ماجوج یعنی روس اور امریکہ کا ذکر کرکے مجھ سے پوچھا کہ ان کی آپس کی جو لڑائیاں ہیں اور دُنیا کے لئے جنگ کے خطرات ہیں، ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مَیں نے ان کو یہی نصیحت کی کہ آپ کے لئے سب سے بڑا اور پہلا خطرہ مادہ پرستی کا خطرہ ہے۔ جب تک آپ مادہ پرستی کی لعنت سے نہیں بچتے اس وقت تک آپ امن میں آ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے مغربیت سے بھی بچیں، دہریت سے بھی بچیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل سے آپ کو ان سب خطرات سے محفوظ رکھے۔ فجی ایک دُور کا مقام ہے۔ ابھی تک بہت سی بدیاں وہاں نہیں پہنچیں۔ اس لئے مَیں نے ان کو یہ نصیحت کی کہ ان خطرات سے وہ اپنی حفاظت کریں۔

قرآن کریم کا یہ پیغام جس میں یاجوج اور ماجوج یعنی امریکہ اور روس دونوں سے خطرہ کی نشان دہی کی گئی ہے۔ یعنی دائیں طرف کی قوموں سے بھی خطرہ ہے اور بائیں طرف کی قوموں سے بھی۔ یہ صرف فجی کو نہیں ہم سب اس سے دوچار ہیں۔ اور اس کا علاج یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اللہ کی حفظ و امان میں آ جائیں۔ خدا تعالیٰ کی حفاظت اور تقدیر کی دیوار بیچ میں قائم کر دیں۔ جو آپ کو ان سب خطرات سے بچا لے گی۔

قرآنی تمثیلات گہرے مطالعہ کی متقاضی ہیں

پس ان آیات کو آپ وقت کے لحاظ سے اٹھا کر ایک مضمون چلائیں گے تو اَور جواب آ جائے گا۔ ایک دُوسرا مضمون چلائیں گے تو اَور جواب آ جائے گا۔ اس لئے قرآن کریم کی تفسیر کا معاملہ اور بیان شدہ تمثیلات کا مضمون بڑے گہرے مطالعہ کا متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص راہ نمائی کے بغیر انسان پر یہ مضمون نہیں کھلتے۔ خصوصاً ایسے مواقع کی سمجھ نہیں آتی۔ جیسا کہ یہ ذوالقرنین والا واقعہ ہے جو بڑا اُلجھا ہُوا نظر آ رہا ہے۔ اس کی تفسیر کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہی ہے جو انسان کو روشنی عطا کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اگرچہ تفسیر کبیر میں اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے لیکن وہاں بھی تشنگی رہ جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ابھی کچھ چیزیں بیان نہیں ہوئیں یا خدا نے کچھ چیزیں مخفی رکھی ہوئی ہیں اور ان کے ظاہر کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر رفتہ رفتہ خدا جب چاہے گا۔ تو یہ مضمون واقعاتی لحاظ سے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔

نعرہ بازی کو چھوڑ دیں

پس ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ان پیشگوئیوں کے جو اچھے پہلو ہیں ان کو پُورا کرنے کا ہم ذریعہ بن جائیں۔ خدا تعالیٰ خود ہی ہمیں اس کا موقع دے۔ خود ہی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خود ہی اس کی جزا بھی دے۔ سب کچھ اُسی نے کرنا ہے۔ ہماری ذات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے مَیں آپ کو ایک بار پھر یہ نصیحت کرتا ہوں کہ نعرہ بازی سے اجتناب کریں۔ جو آپ کا مقام نہیں ہے اس میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کریں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہزاروں سال تک احمدیت کا پیغام ظاہری اور معنوی حفاظت کے ساتھ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک انتباہ۔ ایک لمحۂ فکریہ

اسی طرح آپ نے خلافت کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہُوا ہے اس میں بھی یہ بات داخل ہے کہ خلافت کے مزاج کو نہ بگڑنے دیں۔ خلافت کے مزاج کو بگاڑنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ ہمیشہ اس کے تابع رہیں۔ ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں۔ امام آپ کی راہ نمائی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے کسی وقت بھی اس سے آگے نہ بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ مَیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کروں۔ آؤ اب دُعا کر لیں ۞

وِلادتیں

(۱)۔ مورخہ ۲۱/۸/۸۴ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم رشید احمد صاحب اختر قادیان کو دُوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فاکھہ نازلی نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کی نواسی ہے۔

(۲)۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب وِکرم پور (اڑیسہ) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ خیراً۔

(۳)۔ مکرم اکرام محمد صاحب احمدی راٹھ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳/۸/۸۴ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اسرار محمد صاحب احمدی مرحوم راٹھ کا پوتا اور مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ مرحوم کا نواسہ ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ ۲۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

قارئین سے ہر سہ نومولودین کے نیک، صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اِدارہ)

درخواست ہائے دُعا

● ۔ مکرم سیّد عارف احمد صاحب نائب صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) پچیس ۲۵ روپے مختلف مدات میں ارسال کرکے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ محترمہ نائب صدر و سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ موتی ہاری (بہار) مختلف مدات میں کچھ رقم ارسال کرکے اپنی اور اپنے خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب ماندوجن کی بیٹی بلڈ کینسر میں مبتلا ہیں کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● ۔ مکرم منیر احمد شاہ صاحب پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرکے فوٹو گرافی کے کورس میں کامیابی اور افرادِ خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

ارشادِ نبوی ﷺ

لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ

(ابوداؤد)

ترجمہ:۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ہی اُن کے عیبوں کی تلاش کرو!

محتاجِ دُعا:۔ یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

کیا جماعتِ احمدیہ ایک نئی ملّت ہے؟

یکے از درویشے مُقیم امریکہ

آج کل پاکستان کے بعض اسلام فروش علماء کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا جارہا ہے کہ چونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام میرزا غلام احمد قادیانی نے مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنی نئی جماعت بھی بنائی ہے جس کا نام جماعتِ احمدیہ ہے، اس لئے وہ ملتِ اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ یہ مُسلمانوں سے بالکل الگ ایک نئی ملّت ہے۔ جس طرح کہ پہلے انبیاء علیہم السّلام یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور اسلام کے بانی حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی الگ الگ اُمتیں اور مِلّتیں تھیں جن کا آپس میں کوئی بھی باہمی تعلق نہ تھا۔ بظاہر یہ اعتراض بہت وزنی اور معقول معلوم ہوتا ہے لیکن جب اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے اور کتبِ اسلامیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرامین کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ سراسر غلط اور بے معنی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے تو مستقل نبوّت کا دعویٰ ہی نہیں کیا تھا۔ اور نہ کوئی نئی مِلّت بنائی تھی۔ کسی بھی تعلیم کے بارہ میں خلافِ منشاء باتیں بنا کر نتیجے نکالنا نہ تو دیانتداری ہے اور نہ تقویٰ۔ جب حضور علیہ السّلام کا مستقل نبی ہونے کا دعویٰ ہی نہیں تو ایسی صورت میں حضورؑ کی قائم کردہ جماعتِ احمدیہ کو نئی مِلّت قرار دے کر اسلام فروش علماء کا شور مچانا سرے سے ناواجب ہے۔ حضور علیہ السلام نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:-

"یہ الزام جو میرے ذمّہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مَیں ایسی نبوّت کا ذکر کرتا ہوں کہ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے معنے یہ ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں، یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوّت میرے نزدیک ایک کُفر ہے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۱۳۳)

اب ہر ایک خدا ترس انسان کو اپنے دل میں خدا کا خوف رکھ کر ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے کہ جس دعویٰ نبوّت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کُفر قرار دے رہے ہیں اُسے حضورؑ کی طرف منسوب کرنا تو سراسر بے انصافی اور صریح ظلم ہوگا۔

ایک اَور مقام پر حضور علیہ السّلام نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے کہ:-

"یہ کہنا کہ نبوّت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مُراد نبوّت سے یہ نہیں کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑے ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوّت سے کثرتِ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیّہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اس کی کثرت کا نام **بموجب حکمِ الٰہی** نبوّت رکھتا ہوں۔ ولکلٍّ ان یصطلح۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

اس سلسلہ میں حضور علیہ السّلام کا یہ ارشاد بھی قابلِ ذکر ہے کہ:-

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہُوا ہے۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر بھی میرے اعمال ہوتے پھر بھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی آسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اسی بناء پر مَیں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ میری نبوّت اور کچھ بھی نہیں وہی نبوّتِ محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی۔"

(تجلّیاتِ الٰہیہ ص۲۵)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیا نبی ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا اس لئے محض عددی اکثریت کے گھمنڈ میں کسی شخص کا یہ رٹ لگاتے چلے جانا کہ حضورؑ نئے نبی ہیں اس حضورؑ کی قائم کردہ جماعت ایک نئی مِلّت ہے، سراسر غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بہت ہی بلند اور بالا تھی اور حضورؐ کا مقام اور مرتبہ بھی تمام انبیاء علیہم السلام سے بالا تھا۔ جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہ فخر دیا گیا ہے کہ وہ نبیوں میں خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو کمالاتِ نبوّت آپ پر ختم ہیں۔ اور دُوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسُول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہی کے فیض اور انہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ اُمّتی کہلاتا ہے نہ کہ کوئی مستقل نبی۔"

(چشمۂ معرفت ص۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات کی موجودگی میں کسی بھی اسلام فروش مولوی کا محض ضد اور تعصب کی بناء پر حضورؑ کو نیا اور مستقل نبی قرار دینا اور اپنے اس غلط اور باطل خیال پر پٹڑی جما کر حضورؑ کی قائم کردہ خالص مسلم جماعت کو ایک نئی مِلّت قرار دینا ایک ایسا خیال ہے کہ جس سے حقیقت کا نہ کوئی تعلق ہے نہ واسطہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام حاصل تھا کہ حضورؐ کی پیروی سے ایک شخص مقامِ نبوّت کو پاسکتا ہے گویا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان نبی ہی نہیں بلکہ نبی گر بھی ہے۔ ہمارے اسی خیال کی تائید قاری محمد طیب صاحب آف دیوبند کے اِس بیان سے ہو جاتی ہے کہ:-

"حضورؐ کی شان محض نبوّت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوّت بخشی بھی نکلتی ہے۔ جو بھی نبوّت کا استعداد پایا ہُوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہوگیا۔"

(آفتابِ نبوّتِ کامل ص۱۰۹)

اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کچھ وضاحت کے ساتھ یوں بیان فرمایا ہے کہ:-

"اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اَور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس لئے آپؐ کا نام خاتم النبیّین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اَور نبی کو نہیں دی گئی۔"

(حقیقۃ الوحی ص۹۶، ص۹۷)

پس جب یہ حقیقت بعض غیر احمدی علماء کو بھی مسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محض نبی ہی نہیں ہے بلکہ نبوّت بخش بھی ہے۔ اور جو بھی نبوت کا استدعا پایا ہُوا حضورؐ کے سامنے آگیا، نبی ہوگیا۔ تو اِس صُورت میں کسی بھی اسلام فروش مولوی کا حضور علیہ السلام کو نیا نبی قرار دینا بالکل باطل خیال ہے۔ جس کی بنیاد محض ضد اور تعصب پر ہے۔ اس صُورت میں جماعتِ احمدیہ کو ایک نئی مِلّت قرار دینا صرف عددی اکثریت کے گھمنڈ کا نتیجہ ہی ہوگا اور کچھ بھی نہیں۔ سوال یہ نہیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعوٰی کیا تھا بلکہ قابلِ حل یہ بات ہے کہ رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی توجہ نبی تراش ہے یا نہیں؟ یعنی حضورؐ اپنے کسی اُمّتی کو مقامِ نبوّت دلا سکتے ہیں یا نہیں؟ ہم احمدی اور دیوبندی علماء اِس بات کے قائل ہیں کہ حضورؐ کی پیروی کسی بھی اِنسان کو کمالاتِ نبوّت کا مستحق بنا دیتی ہے اور وہ ایک پہلو سے اُمّتی اور ایک پہلو سے نبی بن سکتا ہے۔ مگر اسلام فروش مولوی حضورؐ کی اس قوّتِ قدسیہ کا سرے سے انکار کرتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ محض اپنی عددی کثرت کے گھمنڈ میں ہم احمدی مسلمانوں پر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کا ناپاک الزام دینے کی جسارت کر رہے ہیں۔ اور اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ حالانکہ توہین وہ خود کر رہے ہیں جو کہ حضورؐ کی اِس قوّتِ قدسیہ کے سرے سے مُنکر ہیں۔ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ آپؐ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔ مگر اسلام فروش مولوی اسے غلط سمجھ رہے ہیں اور اِسی بناء پر ہمیں کافر قرار دے رہے ہیں۔

اسلام کا مقدس لٹریچر اس بات پر شاہد ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہر ایک انسان مقام نبوت کو پا سکتا ہے اور یہ نبوت تابع شریعت محمدیہ ہو گی نہ کہ کوئی نئی نبوت گویا کہ امت محمدیہ میں حضور کی پیروی سے نبی ہو سکتا ہے اسی بنا پر حضور نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا جس کی تشریح علمائے اسلام نے یہ کی ہے کہ وہ تابع شریعت محمدیہ نبی ہوتا کیونکہ ایسا نبی آ سکتا ہے اور اسی بناء پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے۔

قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔

(درمنثور جلد ۵ صفحہ تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

یعنی یہ تو بے شک کہو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ ہرگز نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

پندرہ سو سال سے امت مسلمہ ایک مہدی اور مسیح کی آمد کا انتظار کر رہی ہے پاکستان کے صدر صاحب کے پیر و مرشد مولانا مودودی صاحب بھی ایک مہدی کی آمد کے قائل تھے۔ قطع نظر اس کے کہ ان کے بقول امام مہدی کو اس کا علم نہ ہو گا۔ کہ وہ مہدی ہیں ان کی وفات کے بعد لوگوں کو پتہ چل سکے گا کہ آپ مہدی تھے (ملاحظہ ہو تجدید و احیاء دین) تاہم مودودی صاحب کو بھی امام مہدی کی آمد کا انتظار تھا اس کی وجہ یہ تھی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خبر دی تھی کہ

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکمْ (بخاری)

یاد رہے کہ صحیح مسلم میں امامکم منکم کی بجائے فامکم منکمْ کے الفاظ آتے ہیں جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ آنے والا مسیح ابن مریم امت محمدیہ کا ایک فرد اور مسلمانوں کا امام ہو گا۔ ابن ماجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

لا المھدی الا عیسیٰ

یعنی امام مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے دو نام ہیں یہ دو الگ وجود نہیں ہیں۔ حضرت نعمت اللہ ولیؒ نے آنے والے مہدی اور مسیح کو ایک ہی وجود قرار دیا ہے۔ اور اس کا نام نامی واسم گرامی ا۔ ح۔ م۔ د (احمد) بیان کیا ہے چنانچہ ان کا ارشاد ہے

ا۔ ح۔ م۔ د می خوانم نام آں نامدار می بینم
مہدیٔ وقت عیسیٰ دوراں ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی میں ا۔ ح۔ م۔ د پڑھتا ہوں اور دیکھتا ہوں اس نامدار کا نام یہی ہو گا۔ اپنے وقت کا مہدی اور مسیح ہو گا میں ہر دو کو ایک ہی شہسوار دیکھ رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار

(درثمین اردو ص۱۱۱)

من جملہ ان کے ایک الہام بھی درج ہے کہ مجھے اللہ مخاطب کر کے کہتا ہے کہ:۔

"میں نے تجھ کو عیسیٰ کے جوہر سے پیدا کیا ہے اور تو اور عیسیٰ ایک ہی جوہر سے اور ایک ہی شے کی مانند ہے"

(تذکرہ ص۳۰۳)

یاد رہے کہ اسلامی کتب میں مسیح موعود کو نبی ہی بیان کیا گیا ہے چنانچہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو چار مرتبہ نبی اللہ کے لقب سے یاد فرمایا ہے اور علماء اسلام بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح موعود نبی اللہ ہو گا جیسا کہ مرقوم ہے۔

"امت محمدیہ کا متفقہ عقیدہ اور احادیث نبویہ میں اس کی تصریح ہے کہ مسیح موعود نبی ہے"

(اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور ۲۹ نومبر ۶۹ء)

ایک اور صاحب کا بیان ہے

"ختم نبوت اور نزول مسیح میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ نزول ثانی کے زمانے میں مرزا قادیانی کی طرح نبی بھی ہوں گے۔ اور امتی بھی"

(فسانۂ قادیان ص۲۱)

حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر شریعت کے ہم میں حکم ہو کر نازل ہوں گے۔ اور وہ بلاشبہ نبی ہوں گے۔"

(فتوحات مکیہ جلد اول ص۵۲۰)

نواب صدیق الحسن خانؒ نے تو اس سلسلہ میں یہاں تک فرما دیا ہے کہ:۔

من قال بسلب نبوتہ فقد کفر حقاً

(حجج الکرامہ ص۴۳۱)

یعنی جو بھی مسیح موعود کی نبوت سے انکار کرے گا وہ پکا کافر ہو گا۔ فرقہ مہدویہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ جن میں مشہور و معروف لیڈر بہادر یار جنگ بھی شامل تھے یہ اقرار کرتے ہیں کہ:۔

ہمارے امام مہدی موعود خاتم الولایۃ نبی ہیں مگر متبع بیّن قرآن و حدیث ہیں ...... کیونکہ نبوت مذکورہ کا دروازہ بند نہیں۔"

(ختم المہدی سبیل السوی ص۲۵)

ان مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب آنے والا مسیح اور مہدی علمائے اسلام کے بقول نبی ہے تو اس کی جماعت نئی ملت کیونکر کہلا سکے گی اور اس کا اسلام سے کیونکر تعلق ٹوٹ سکتا ہے؟ جناب مولانا مودودی صاحب کا ایک اور ارشاد سن لیجئے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لیے کسی مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصور کمال کا مجموعہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام دے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لیے تیار ہو جائیں مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم پر راضی نہیں۔"

(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء)

مولانا مودودی صاحب کے بقول لوگوں کا ایک نبی کی آمد کا طالب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ موجودہ زمانہ کا بگاڑ کسی نبی کی قوت قدسیہ کے ذریعہ ہی دور ہو سکتا ہے کوئی خشک ملاں یا اسلام فروش مولوی صاحبان اسے دور نہیں کر سکتے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

ہم اہل علم اور اہل دانش حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کو ایک نئی ملت قرار دینے والے اسلام فروش علماء سے دریافت کریں کہ جس نبی کی آمد کے وہ خود طالب ہیں کیا اس کی جماعت بھی نئی ملت اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گی؟ اور انہیں پکا کافر قرار دیا جائیگا الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی کتب سے ثابت ہے کہ آنے والا مہدی اور مسیح امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہے اور وہ تابع شریعت محمدیہ نبی ہو گا جیسا کہ علمائے اسلام کو مسلم ہے اس کی جماعت اسلام کی پابند ہو گی یہی دعویٰ مرزا غلام احمد کا ہے آپ کی جماعت کوئی نئی ملت نہیں بلکہ اسلام کے سچے خادموں کی جماعت ہے اسے نئی ملت قرار دینے والے لوگ غلطی پر ہیں اور اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اللہ ان کو ہدایت دے۔

حضرت غلام فرید سجادہ نشین چاچڑاں نے حضرت مسیح موعودؑ سے متعلق یہ شہادت دی ہے کہ:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی بھی حق پر ہیں اور اپنے معاملہ میں سچے اور صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ کی عبادت میں محو رہتے ہیں اگر مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو وہ ان باتوں میں سے ہیں جو جائز ہیں"

(ارشادات فریدی ص۱۷۹)

برادرم مکرم شیخ غلام رسول صاحب مرحوم کا ذکر خیر

موت و حیات کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور جب تک خدا کی مرضی ہے جاری رہیگا مرنے سے کفر نہیں آج یا کل ہر ایک نے آغوش لحد میں سمٹ جانا ہے لیکن جوان سالی کی موت غموں کا ایک طوفان اپنے ساتھ لاتی ہے گو اللہ تعالیٰ کے احکام پیر و جوان دونوں پر حاوی ہیں۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کہ جوان کی موت زیادہ المناک ہوا کرتی ہے۔ ہمارے چچازاد بھائی مرحوم غلام رسول صاحب شیخ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو بوقت آٹھ بجے تقریباً ۴۵ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کو کچھ سال قبل T.B کا مرض لاحق ہوا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اپنے پیچھے ایک جوان سال بیوہ اور چار بچے جن میں بڑا ۱۹ سال کا اور باقی کم سن ہیں چھوڑ گئے۔ ہمارے خاندان کے لئے یہ ایک عظیم سانحہ ہے میں تمام بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً ان کی بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے ان کا کفیل و کارساز ہو آمین اللھم آمین۔

(خاکسار غلام نبی نیاز خادم سلسلہ)

درخواست دعا

مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گو ملا ڑا ہنی بہار مختلف مدات میں بیس روپے ارسال کرتے ہوئے اپنے بچوں عزیزان محمد جنید و محمد جاوید متعلمین ہائی سکول و عزیزہ نرشا یہ انوری و عزیزہ نوشابہ سروری متعلمات پرائمری سکول کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

یہ جھوٹے مقدمات!؟

بمکرم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ "لاہور" — لاہور

پچھلے چند مہینوں سے ملک کے چاروں صوبوں میں جماعت احمدیہ کے ارکان کو پریشان و ہراساں کرنے کے لئے اکابر جماعت کے خلاف مضحکہ خیز، بے بنیاد اور سرتاسر جھوٹے الزامات کے تحت مقدمات قائم کئے جانے اور پھر بعد اہتمام ان الزامات کو اخبارات میں چھپنے یا چھپوائے جانے کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع ہے جنہیں پڑھ کر حیرت بھی ہوتی ہے اور رونا بھی آتا ہے — حیرت اس بات پر کہ کیا ان لغو اور بے ہودہ الزامات کو کوئی صحیح الدماغ انسان صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟ یا حق و انصاف کی رو سے ایسے بودے اور من گھڑت الزامات پر کسی قسم کی گرفت کیونکر ہو سکتی ہے اور یہ کونسی ایسی تعمیری، یا خوش آئند خبر تھی جسے متعلقہ اخبار نے بہ اہتمام تمام اچھالنا ضروری سمجھا۔ اس جھوٹے دماغ کی ہیں پیداوار سے پرہیز کر کے ردی کی ٹوکری میں کیوں نہ ٹھونس دیا گیا؟ — اور رونا اس بات پر کہ احمدیت دشمنی نے ہماری بعض ارباب اختیار کی اصابت فکر و فیصلہ کو ایسا متاثر کیا ہے کہ طوعاً یا کرہاً انہی مضحکہ خیز، ناقابل یقین، من گھڑت لغو اور بے ہودہ الزامات کو صحیح تسلیم کر کے آئے دن چار پانچ پڑھے لکھے معزز و محب وطن احمدی شہریوں کو جرم بے گناہی کی پاداش میں دھر لیا جاتا ہے۔ پھر ان جھوٹے اور من گھڑت الزامات کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ اکثر بیشتر ایسے درجے کے ملاؤں، ملازادوں یا اُن کے شاگرد پیشہ لونڈوں ہی کی طرف سے لگائے یا لگوائے جاتے ہیں جن کی معاشرے میں کوئی وقعت و حیثیت نہیں۔ اور قربت اقتدار کی اس چاردن کی چاندنی کے بعد جو اور بھی لائق نفریں ہو جانے والے ہیں — دیگر ابنائے وطن کو اپنے احمدی ہموطنوں کے بارے میں نہ صرف یہ کہ کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں۔ وہ انہیں وطن عزیز کے بہترین، پڑھے لکھے ہوئے، مہذب، امن پسند اور با اخلاق و بے ضرر شہری تصور کرتے ہیں — مولوی لوگوں کی بوکھلاہٹ، غراہٹ اور عداوت کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ یہ متذکرہ جماعت سے دلائل کے میدان میں ہزیمت فاش کے بعد اب یعنی انتقام پر اترے ہوئے ہیں۔ اور دھونس، دھاندلی، شیطنت بازی اور شوریدہ پشتی سے اپنا جھوٹا وقار قائم رکھنے کی سعی نامراد میں کوشاں ہیں۔ اور کوئی شخص جس قدر جاہل ہوتا ہے اُس کے دشمنی، عداوت، اور انتقام کے طور طریقے اور انداز بھی اُسی قدر گھٹیا، بزدلانہ، احمقانہ اور ظالمانہ ہوتے ہیں۔ حیرت اس بات پر ہے کہ ہمارے ارباب اختیار کس "کمپلیکس" کا شکار ہیں۔ اور ان کے دلوں، دماغوں اور نگاہوں سے یہ قابل تردید حقیقت کا ملاً کیوں اوجھل ہو گئی ہے کہ

انسانوں اور قوموں کی عزت و وقعت شرفا سے ہوتی ہے۔ خواہ اُن کا تعلق کسی بھی عقیدے، فرقے، رنگ یا نسل سے ہو — نہ کہ ایمان و ضمیر فروش سلطانی گواہوں، کرائے کے جھوٹے، جعلی اور فرضی مُدّعیوں اور مستغیثوں سے —

علماء کی عزت افزائی کا مستحسن عمل اور اُس کی اہمیت تسلیم! لیکن اس میں بھی کھرے اور کھوٹے کی پہچان ضروری ہے — اور یاد رہے حقیقی علماء دین کی پہچان ہوتے ہیں۔ اُن کا علمی تبحر، حسن اظہار و بیان اور تبلیغ و تفہیم میں خلق اسلام کا مظاہرہ — نہ کہ کذب بیانی، اتہام تراشی، اور اشتعال انگیزی میں مہارت — اور ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ علمائے سُوء کے تعاون سے ہمارے یہاں جو نام نہاد اسلامی معاشرہ تعمیر ہو رہا ہے اس پر جھوٹوں، چرب زبان جرائم سازوں اور ایمان فروشوں کی روز بروز گرفت ایسی محکم ہوتی جا رہی ہے کہ شرفائے وطن ان سے خم کھا کر گزر جانے ہی میں عافیت سمجھتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا احمدیوں کا یہ قصور کہ اُنہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا — پاکستان کو (معرض وجود میں آجانے کے بعد) عزت و وقار کے ساتھ بیرونی دنیا سے متعارف کرایا — بھارت کے ساتھ تینوں بلکہ چاروں جنگوں میں اگلے محاذوں پر داد شجاعت دیتے ہوئے "سالمیت وطن" کے صدقے اپنی جانوں سے اتارے — اور عالمی پیمانہ پہ شہرۂ آفاق اعزاز حاصل کر کے وطن عزیز کی عالمی عزت و توقیر کو چار چاند لگائے — واقعی اس قابل نہیں کہ معاف کیا جا سکے!؟

ارباب وطن آخر یہ کیوں بھول گئے ہیں اور کب تک بھولے رہیں گے کہ پچھلے تمام ادوار کی طرح تاریخ کے دن ہمارے اس دور کی بھی ضرور ترتیب پائے گی۔ اور اس وقت سے

حقیقتوں کے ورق پر قلم مؤرخ کا
تمہی بتاؤ لکھے گا تو کیا لکھے گا تمہیں

ہم میں آئندہ کے مورخ کے لئے اپنے افعال و کردار کا صرف ایسا مواد ہی نہیں چھوڑ جانا چاہئے جسے آئندہ نسلیں کیا بہ قوموں کی برادری، اور شرفائے وطن کی مجالس میں بڑھنا مشکل ہو جائے۔

(شکریہ ہفت روزہ "لاہور" ۸ ستمبر ۱۹۸۴ء)

کیرالہ میں وقفِ جدید کی نگرانی میں دو تربیتی کانفرنسیں

اور

مکرم انچارج صاحب وقفِ جدید کا کامیاب دورہ

بفضلہ تعالیٰ متواتر تیرہ سال سے وقفِ جدید کے زیر اہتمام کیرالہ میں سالانہ تربیتی کانفرنس منعقد ہوتی آرہی ہے۔ اس دفعہ احباب کی سہولت کے لئے شمالی اور جنوبی علاقوں میں الگ الگ دو کانفرنسوں کا انتظام کیا گیا۔ باوجود برسات کا موسم ہونے کے بمقام پینگاڈی منعقدہ تربیتی کانفرنس میں چار صد افراد نے اور کرولائی کانفرنس میں ڈیڑھ صد افراد نے شرکت کی۔ دونوں کانفرنسوں کا آغاز اور اختتام اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ اور میں نے دونوں میں استقبالیہ ایڈریس پڑھے کانفرنسوں کا افتتاح مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید نے کیا۔ پینگاڈی کانفرنس کے چار اجلاسات ۲۹/۸/۸۴ اور ۳۰/۸/۸۴ کو ہوئے۔ پہلے اور آخری اجلاسات میں مکرم مولانا ابوالوفا صاحب، انچارج مبلغ کیرالہ نے صدارت فرمائی۔ دیگر اجلاسات محترم صدیق امیر علی صاحب، ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان و سابق پریذیڈنٹ آل کیرالہ احمدیہ مسلم سنٹرل کمیٹی اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ تامل ناڈو کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ محترم انچارج صاحب وقفِ جدید نے کانفرنسوں میں جماعت احمدیہ کے موجودہ حالات، یورپ وغیرہ ممالک کے احباب جماعت کی مالی قربانیوں اور آندھرا و قادیان کے مضافات میں احمدیت کے نفوذ کے حالات کا تفصیل سے ذکر کر کے ہر قسم کے چندہ جات کی تلقین کی نیز خلافت کی اہمیت، برکات اور اسکی اطاعت کے بارہ میں توجہ دلائی۔

پینگاڈی کانفرنس میں خاکسار نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ ذیل کے تیرہ احباب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج تامل ناڈو۔ مکرم پروفیسر ایم محمد صاحب۔ ایم اے۔ این ایس کالج کنانور۔ مکرم این عبدالرحیم صاحب نائب صدر احمدیہ سنٹرل کمیٹی۔ مکرم پی محمود احمد صاحب۔ ایم اے۔ لیکچرار پیانور کالج۔ مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب صدر کیرالہ احمدیہ مسلم سنٹرل کمیٹی مکرم اے۔ پی۔ کنجی مو صاحب صدر جماعت کالیکٹ۔ مکرم عبداللہ صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت احمدیہ سنٹرل کمیٹی مکرم این کنجی احمد ماسٹر صاحب سیکرٹری تعلیم احمدیہ سنٹرل کمیٹی مکرم ایس۔ وی۔ زین الدین صاحب پینگاڈی مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ کرولائی۔ مکرم سی۔ ایچ عبدالشکور صاحب پینگاڈی۔ اور مکرم ای طاہر احمد صاحب کنانور

بچوں اور بچیوں کا الگ انتظام تھا۔ معلمین وقفِ جدید نے مختلف مضامین پڑھائے جن کا امتحان لیکر اُن میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ محترم مولوی ابوالوفا صاحب نے اپنی صدارتی تقاریر میں خلافت کی اطاعت کی تلقین کی۔ اور غیبت، بدظنی اور دوسرے اخلاق سیئہ سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی۔

کرولائی کانفرنس ۲ اکتوبر کو زیر صدارت محترم مولانا ابوالوفا صاحب منعقد ہوئی جس میں مکرم پی یوسف صاحب معلم آنڈالورم۔ مکرم شوکت علی صاحب معلم مرکزی۔ مکرم سی۔ ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم کوڈالی۔ مکرم سی ایچ ابوبکر صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ پینگاڈی کانفرنس کے تمام اخراجات وہاں کی جماعت نے برداشت کئے۔ جب کہ کرولائی کانفرنس کے جملہ اخراجات منارگھاٹ جماعت کے صدر مکرم ایم کے محمد صاحب اور مکرم اے کیو مسلم صاحب نے برداشت کئے یہ سب احباب متعلقہ جماعتیں اور ہر دو مقامات کی مجالس خدام الاحمدیہ مخلصانہ تعاون کے لئے شکریہ کی مستحق ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب نے میرے ساتھ کنانور کوڈیاتھور، چاواکاڈ۔ پلی پرم۔ منارگھاٹ۔ الامور۔ مرباکنی۔ پزارل منا۔ وانیم بلم۔ اور پتہ پریم جا کر بھی موجودہ جماعتی حالات سنائے وقفِ جدید کے سلسلہ میں معلمین کے کاموں کا جائزہ لیا انچارج صاحب مبلغ کے مشورہ سے بعض معلمین کا تقرر کیا اور معلمین کی کارکردگی کا دائرہ وسیع کیا۔ احباب جماعت سے ان کانفرنسوں کے بہتر نتائج برآمد ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار یوابوبکر معلم وقفِ جدید)

لندن مشن کا پتہ
16 GRESSEN HALL ROAD
LONDON SW-18 SEL
TEL: 01-874- 6298.

لنڈن میں جماعت ہائے احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بقیہ صفحہ ۲

پہلے روز کا جلسہ بفضلہ تعالیٰ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسری نشست

بروز اتوار ٹھیک دس بجے صبح جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس بمقام شالوڈ ہو ریکری ایشن سنٹر مکرم مولانا حافظ محمد صاحب مبلغ بلجیئم کی صدارت میں مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا کلام محمود سے مکرم مرزا عبدالباسط صاحب نے نظم پڑھکر سنائی بعدہ محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت نے "حقیقت احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ یہ وہ مقدس سلسلہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی نصرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدیہ کے قیام اور دین اسلام کے احیاء کے لئے ایک صدی قبل اُس مہدی معہود کو مبعوث فرمایا تھا۔ جس کے ظہور کی بشارت خود خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور امت کو تاکید کی تھی کہ جب وہ ظاہر ہو تو اس کو میرا سلام کہیں۔ اور اس کی بیعت کریں۔ حضور علیہ السلام کی تحریرات سے آپ نے ثابت کیا کہ احمدیت درحقیقت حقیقی اسلام ہے اور کوئی مرتبہ اور کمال بجز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا

مکرم سید صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ کرائیڈن نے "دعا کی تاثیر" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا اور یہ کہ جو لوگ مجھ سے نہیں مانگتے وہ تکبر سے کام لیتے ہیں (اور ان) کا ٹھکانہ جہنم ہے دعا کا اثر یہ ہے کہ انسان گناہوں سے نجات پاتا ہے نیز دعا سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور دعا ہی کے ذریعہ انسان مقام محمود حاصل کرتا ہے وہ لوگ جو تبلیغ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے بھی دعا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کرائیڈن نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعدہ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) نے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر واستقامت" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو مختلف صفات سے متصف کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کے مقابلہ میں امتیازی اور نمایاں صفات عطا ہوئی تھیں جن میں آپ کے صبر واستقامت کو بھی مخصوص مقام حاصل ہے۔ آپ نے تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں صحابہ کرامؓ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر توڑے جانے والے ظلم وستم کے ایسے واقعات بیان کئے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کے بالمقابل جو صبر واستقامت کا نمونہ پیش کیا گیا اس نے نہ صرف مکہ بلکہ پورے عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی یہ اسی صبر واستقامت سے ظلم وتعدی کا مقابلہ ہی تھا کہ جس نے آپؐ کو بالآخر کامیاب اور فتحیاب کیا۔ آخر میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امام مہدی کی کامل مماثلت بیان کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود شدید مخالفت اور مظالم کے کامیاب ہوئے تھے اسی طرح امام مہدی بھی بالآخر فتحیاب ہونگے۔

چوتھی نشست

چائے کے وقفہ کے بعد چوتھا اجلاس زیر صدارت مکرم آفتاب احمد خان صاحب سابق سفیر پاکستان مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم محمد شریف صاحب اشرف نے کلام محمود سے نظم پڑھکر سنائی۔ بعدہ ہمارے انگریز بھائی مکرم رفیق محمود صاحب نے انگریزی میں EXCELLENT EXAMPLER کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی صرف اپنی ذات کے لئے نہ تھی بلکہ آپ تمام دنیا کے لئے نمونہ تھے آپ اپنے اخلاق میں ہر بات میں ہر پہلو سے نقطہ عروج پر تھے ہمیں ہر ممکن کوشش کر کے آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنانا چاہیئے۔ آپ نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے سبق حاصل کریں۔ اور وہ اخلاق اور اعلیٰ قدریں جو دنیا سے نابود ہو چکی ہیں انہیں زندہ اور تازہ کریں۔

مکرم رفیق محمود صاحب کی تقریر کے بعد محترم پروفیسر خلیل احمد صاحب ناصر نے "محاسن اسلام" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی آپ نے فرمایا کہ مذہب ایک ایسا طریق ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان پیوند قائم کرتا ہے۔ اور انسان کی پیدائش کی جو غرض ہے اس کے پورا کرنے میں ممد ہوتا ہے اسلام ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو کامل صفات حسنہ کا مالک ہے۔ اسلام ایک مکمل شریعت پیش کرتا ہے جو انسانی کی ہر پہلو سے راہنمائی کرتی ہے۔ اور انسان کی دینی ودنیاوی ترقیات کی ضامن ہے۔ اسلام مساوات، اخوت، مذہب اور ضمیر کی آزادی اور امن وصلح کاری کا پیغامبر ہے۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ کا ذکر کر کے بتایا کہ آج دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ جس سے بچنے کا علاج قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی ہو سکتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت مسلمان اور ان کی حکومتیں اسلام کو بھلا چکی ہیں وہ دنیا کے پیچھے پڑ گئے ہیں اسلام کی تعلیم اور خوبیوں کو پھیلانے کا کام اس زمانہ میں احمدیوں کے ذمہ ہے دنیا کے مستقبل کا امن اب ان کے ہاتھ میں ہے آپ ہی وقت خدا کی بادشاہت کے وارث ہوں گے جب آپ یہ فرض ادا کریں گے۔

مکرم ناصر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب بٹ نے کلام محمود سے "تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

بعدہ مکرم ہاشم سعید صاحب نے "قرآن مجید کی نمایاں خصوصیات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی وہ خوبیاں اور صفات اور خصوصیات بیان کیں جو اُسے دوسری مقدس کتب سے ممتاز کرتی ہیں مثلاً قرآن کریم کی دائمی حفاظت کے سامان ہوئے یہ خدا کا اپنا کلام ہے۔ اس کی تعلیم سب زبانوں اور تمام دنیا کے لوگوں کے لئے ہے ایک مکمل لائحہ عمل ہے۔ یہ خدا اور انسان کے درمیان تعلق استوار کرنے کا پورا سامان مہیا کرتا ہے قرآن کریم جو دعویٰ کرتا ہے اس کا ساتھ ثبوت بھی مہیا کرتا ہے۔ اس میں گزشتہ واقعات کا ذکر ہے۔ وہ محض قصے نہیں بلکہ آئندہ کی پیشگوئیاں اور گذشتہ واقعات کی حقیقی تصویریں ہیں قرآن مجید میں کوئی تغیر تبدل نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی تلاوت دلوں پر جادو کا اثر کرتی ہے اور اندرونی میل دور کرتی ہے ایک ایسی کتاب ہے جو کہ کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تعلیم میں ابتداء سے انتہا تک نہایت گہرا ربط اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ مکرم ہاشم سعید صاحب کی تقریر کے بعد چند ضروری اعلانات ہوئے ازاں بعد محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے خطاب کیا اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہے جو جماعتی ترقی اور مضبوطی کا حقیقی ذریعہ ہے خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ جب بھی خلیفہ وقت انہیں کسی قربانی یا تحریک کی طرف بلاتا ہے تو وہ پورے دلی جوش سے اس پر لبیک کہتے ہیں۔ یو۔کے کی جماعت بھی اپنی قربانیوں میں بفضلہ تعالیٰ نمایاں ہے۔ تاہم بعض پہلوؤں کی طرف مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے آپ نے تحریک جدید، بیوت الحمد اور یورپین سنٹرز کے وعدوں کو پورا کرنے۔ تحریک وقف عارضی اور تحریک داعی الی اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی آخر میں آپ نے حالات حاضرہ کے مناسبت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پرشوکت اور وجد آفریں اقتباسات احباب کی خدمت میں پیش کیے۔

پانچویں نشست

مکرم امام صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے ختم ہوئی۔

تین بجے زیر صدارت محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نیشنل پریذیڈنٹ۔ اجلاس پنجم کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی عبدالحفیظ کھوکھر صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم فلاح الدین صاحب جرمنی نے نظم پڑھی بعدہ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب نے "اسلامی اقدار سے تحفظ" کے موضوع پر تقریر کی موصوف نے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کے باعث بہت سے گناہوں اور مصائب میں مبتلا ہو گئے ہیں جسکی ذمہ داری کسی حد تک مغربی ماحول پر ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ ذمہ داری آج کل کے علما اور اسلامی ممالک کے حکمران پر عائد ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں اسلام کی اقدار کی حفاظت کی ذمہ داری ہماری جماعت پر ہے۔ اس کے لئے قرآن کے احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے

مکرم سید فاروق احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم آفتاب احمد خان صاحب سابق سفیر پاکستان نے بعنوان پاکستان میں احمدیوں کے خلاف حالیہ آرڈیننس کی

بے حد گمان'' پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ صادقوں پر جو بعض حق کو قبول کرنے کی وجہ سے ظلم و ستم ہو رہا ہے اور یہ امر احمدیت کی سچائی کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے کہ وہ بھی بعض حق کو قبول کرنے کی وجہ سے ظلم و جور کا نشانہ بن رہی ہے۔ احمدیت کے خلاف حملہ دراصل اسلام پر حملہ ہے۔ مکرم آفتاب خان صاحب نے بتایا کہ احمدیت اور اس کے اداروں کے خلاف موجودہ اقدامات اُن لوگوں کی طرف سے کئے گئے ہیں جو کہ مذہب کے نام پر فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آرڈیننس ۱۹۵۶ء ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ء کے دستوروں کے خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور انسان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو پامال کرتا ہے۔ پاکستان جیسے پہلے ہی بہت سی سیاسی اور اقتصادی مشکلات درپیش ہیں ایسے متعصبانہ مذہبی جنون سے اور کمزور ہوگا۔ [illegible] آفتاب احمد خان صاحب نے بتایا کہ موجودہ آرڈیننس نے احمدیوں میں نیا ایمانی ولولہ پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے خدمت اسلام کا ایک نیا عہد باندھا ہے اور وہ اپنے محبوب امام کے گرد قربانی کے ایک نئے جذبہ کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں

مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی تقریر کے بعد اجلاس ظہر و عصر کی نمازوں کے لئے برخاست ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور آپ نے دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے پہلے آپ نے مجلس عاملہ یو۔ کے اور جلسہ سالانہ کے منتظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

خطاب حضرت امیر المومنین

نماز کے بعد حضور جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی شروع فرمائی۔ حضور کے ارشاد پر مکرم قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا و ہالینڈ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم عبد الواسع آدم بیختالی صاحب نے کلام محمود سے نظم سنائی بعدہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن کریم میں سے سورۃ حٰم السجدہ کی آیات ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ سے وما یلقٰھا الا ذو حظ عظیم تک تلاوت فرمائی۔ بعدہ حضور نے فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ یا کوٹ کی جماعت سے پوچھا کہ کیا وہ تبلیغ کی طرف توجہ دے رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اللہ کے فضل سے تبلیغ کا کام بدستور ہو رہا ہے۔ اس جواب سے مجھے خوشی ہوئی مگر جب اس بارہ میں میں نے مزید تفصیلات پوچھیں اور مختلف سوالات کئے تو معلوم ہوا کہ گذشتہ دس سال سے وہاں کوئی ایک بیعت بھی نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود بھی وہ مطمئن اور خوش تھے۔ اس کے بعد میں نے بات کا رخ بدلا اور ان کی فصلوں کے بارہ میں باتیں شروع کر دیں معلوم ہوا کہ ان کی فصلیں ہر سال پہلے سے اچھی ہوتی ہیں پھر میں نے ان کے بیوی بچوں کے بارہ میں سوالات کئے تو معلوم ہوا کہ اس میں بھی وہ ہر پہلو سے خوش تھے اور ترقی کر رہے تھے تب میں نے دوبارہ ان کو پہلی بات کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جب تم اپنے دنیاوی کام کرتے ہو تو اللہ تم پر انعام کرتا ہے اور ترقی دیتا ہے اور جب تم اس کا کام کرتے ہو تو نتائج برعکس نکلتے ہیں اور وہ تمہیں تمہاری محنت کے پھل سے محروم رکھتا ہے یہ کیا بات ہے یہ اللہ وہ نہیں ہے جسکو قرآن کریم سے ہم جانتے ہیں وہ تو بڑا مہربان ہے۔ وہ اپنی مخلوق کو اس کی امید سے بڑھ کر اور بڑی فراخی سے بدلہ دیتا ہے۔

ہمیں قرآن کریم بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی کی محنت کا پھل خدا نے ہمیشہ ان کی محنت سے بڑھ کر دیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی خدا نے وہی سلوک کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا۔ حضور نے سیالکوٹ ہی کی جماعت کے ایک صحابی حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب رضی کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر سال جلسہ سالانہ پر ایک سو آدمیوں کی بیعت کروایا کریں گے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن بات معلوم ہوتی تھی اور حضرت مصلح موعود بھی اسے ایسا ہی سمجھتے تھے تاہم حضور نے ان کی اس بات پر شکریہ ادا کیا۔ اگلے سال جلسہ سالانہ پر جب حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب تشریف لائے تو وہ حسب وعدہ ایک سو آدمی بیعت کرانے کے لئے ساتھ لائے۔ اور پھر ایسا ہوا کہ ہر سال وہ جلسہ سالانہ پر اپنے ساتھ ایک صد آدمی بیعت کے لئے لاتے رہے یہ سلسلہ ان کی وفات تک قائم رہا۔ یہ وہ جوہر اور خوبی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک احمدی میں پیدا کی تھی۔ خدا تو وہی ہے۔ وہ نہیں بدلا۔ یقیناً تم ہو جو بدل گئے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کے معاملہ میں سب سے پہلی ضروری بات یہ ہے کہ خدا سے آپ کا تعلق مضبوط ہو۔ اگر آپ کو نتائج پیدا کرنے ہیں تو اللہ سے اپنے تعلق کو استوار کرو۔ آپ نے فرمایا کہ میری توجہ خاص طور پر تبلیغ کی طرف ہے۔ لہٰذا میں نے یہ مضمون آج کے لئے چنا ہے آپ لوگوں کو اسے دل پر نقش کر لینا چاہیئے اور اسے بھولنا نہیں چاہیئے

دوسری بات جو ضروری ہے اور جو نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے وہ لوگوں کا انتخاب ہے کہ جن لوگوں میں آپ نے تبلیغ کرنی ہے۔ بعض سوسائٹیوں میں بڑوں اور معمر لوگوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور بعض سوسائٹیوں میں نوجوانوں کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ مثلاً افریقہ میں بڑوں اور بوڑھوں کی زیادہ قدر اور عزت ہے۔ اور ماڈرن سوسائٹی میں نوجوانوں نے بڑوں اور بوڑھوں کی جگہ لے لی ہے۔ احمدیوں کے لئے مغربی ممالک میں نوجوان زیادہ اہمیت اور توجہ کے حامل ہیں۔ چاہیئے کہ ان کی طرف خاص توجہ دیں خاصکر تعلیمی اداروں میں اس سلسلہ میں حضور نے سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے بچے جو سکولوں میں جاتے ہیں ان کو کہیں کہ وہ اپنے ہم جماعتوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کریں۔ اور پھر انہیں اپنے گھروں میں دعوت دیں ان سے وہ نیکی اور اچھی باتوں کے بارہ میں گفتگو کریں مثلاً خدا کی توحید کے بارہ میں اور اس کی صفات کے بارہ میں قرآن کریم سے بہت کچھ بتا سکتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ بحث میں نہ پڑیں۔ ایسے مسائل اور ایسے رنگ میں باتیں کریں کہ ان کی دلچسپی اور شوق بڑھے۔

یہ معلوم کریں کہ نوجوانوں کو کن مسائل کا سامنا درپیش ہے۔ جن کا وہ حل چاہتے ہیں اگر ان سے ایسے مسائل میں بات کریں گے تو وہ دلچسپی بھی لینگے اور اس سے فائدہ بھی ہوگا۔ بعض لوگ مذہب سے بالکل دلچسپی نہیں رکھتے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ایسے لوگوں کو کن باتوں میں دلچسپی ہے اگر ان سے ان کی دلچسپی کی باتوں کے بارہ میں گفتگو کریں گے۔ تو آہستہ آہستہ وہ آپ کی باتوں میں دلچسپی لینے لگ جائیں گے حضور نے فرمایا کہ ہر ذی روح ضرور کسی نہ کسی بات میں دلچسپی رکھتا ہے آپ نے بعض جانوروں کی مثالیں دیں کہ کس طرح ان کی دلچسپی معلوم کر کے انہیں سدھایا جا سکتا ہے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ سب سے پہلے آپ کو داخلہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیئے اور جب آپ یہ معلوم کر لیں گے تو پھر آپ کی کوشش رائیگاں نہیں جائیگی۔ جب آپ کو کسی کی دلچسپی رجحانات اور میلان کا پتہ لگ جائے تو پھر آپ کو اسلامی نقطۂ نظر سے ضرور اس کا کوئی نہ کوئی جواب مل جائیگا اور اس طرح اسلامی تعلیم سے اسے روشناس کرا کر آپ اپنا مقصد حل کر سکتے ہیں۔

یہ جان لیں کہ ہر شخص خدا کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے یہ ہمارا کام نہیں کہ تم کسی کو رد کر دو۔ یہ خدا جانتا ہے کہ کس کے دل پر مہر ہے۔ ہاں تمہیں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ کون ایسا ہے کہ جو ہماری تبلیغ کی کوششوں کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ تمہیں ایسے وقت کی قدر ہونا چاہیئے۔ اپنی توجہ زیادہ تر قرآن پر صرف کرو جو شریف الطبع لوگ ہوں بات کو سنتے ہوں اور ہمدردی رکھتے ہوں اپنی پوری کوشش اور فراست سے کام لو اس طرح تم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہو حضور نے اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے مقصد اور مطمع نظر کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ اور اسے حاصل کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرو۔ تمہاری کوششوں کے نتائج خدا کے ساتھ تمہارے تعلقات کے آئینہ دار ہیں۔ جس طرح کا تمہارا خدا سے رشتہ ہوگا اسی کے مطابق تمہاری محنت اور کوشش کا پھل نکلیگا یہ بہت اہم ہے۔ کہ تم خدا رسیدہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت پر شوکت اور بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ ایک تازہ ایمان اور ولولہ سے سرشار ہو کر احباب جماعت اپنے گھروں کو واپس روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو اور ہمیشہ اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے۔ آمین ‎

دعائے مغفرت

افسوس! میرے چھوٹے بہنوئی مکرم شیخ فقیر محمد شاہ صاحب بعد رک ... بتاریخ ۱۹/۱۰ بروز جمعہ بوقت دس بجے صبح فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۴۸ء میں بیعت کی تھی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ ہونے پر میری ہمشیرہ سے شادی کی جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک نرینہ اولاد عطا کی مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار رمید انصار اللہ مسلم نائب صدر سونگھڑہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

انگلستان مشن کے زیر اہتمام جلسہ پیشوایانِ مذاہب

• ۔ مکرم ناصر احمد صاحب وارڈ سیکرٹری تبلیغ یو۔کے رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۸۴ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کی مرکزی تبلیغ کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ "پیشوایان مذاہب" منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ حال ہی میں قائم ہونے والے پہلے ایریئل مرکز "اسلام آباد" (TILFORD ، SURREY) میں منعقد ہوا۔ "اسلام آباد" مسجد فضل لندن سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

جلسہ میں دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی گئی ان کی تقاریر کا عنوان یہ تھا

"میرے بانیٔ مذہب کی شخصیت۔ اسکی تعلیم اور اُس کا موجودہ زمانے کی سوسائٹی پر اثر"۔

جلسہ کی کارروائی امیر جماعت احمدیہ یو۔کے مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کی زیر صدارت ہوئی۔ مندرجہ ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔

(۱) ۔ مسٹر کولن گرفتھس	نمائندہ بدھ مذہب
۲ ۔ پادری ٹام چارڈن	نمائندہ عیسائیت
۳ ۔ ڈاکٹر رنجیت ایس رشی	نمائندہ ہندومت
۴ ۔ ڈاکٹر ڈونلڈ بلیک	نمائندہ یہودیت
۵ ۔ مکرم الیاس خان صاحب	نمائندہ اسلام

سکھ مذہب کے نمائندہ جناب اندرجیت سنگھ نے ناگزیر حالات کی بناء پر اجلاس میں شامل نہ ہو سکنے کی معذرت کی۔ تقاریر کے اجلاس کے آخری حصہ میں حاضرین جلسہ کو مقررین سے سوال کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ حاضرین نے مقررین سے مختلف سوالات کئے جن میں ہستی باری تعالیٰ اور حیات بعد الموت کے متعلق مقررین کے دلائل زیر بحث لائے گئے اجلاس کے دوران مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج یو۔کے نے جملہ فاضل مقررین کو قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ بطور تحفہ دیا۔ جو سب نے انتہائی عقیدت و احترام سے وصول کیا۔

اس جلسہ میں دوری کے باوجود مناسب تعداد میں غیر مسلم مرد و خواتین نے شرکت کی۔ شرکاء کو چائے وغیرہ پیش کی گئی۔ اجلاس کے اختتام پر مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ یو۔کے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد ہر سال کرتی ہے اس کا مقصد دنیا کے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو یکجا اکٹھا کر کے ایک نکتہ پر لانا اور باہم مفاہمت پیدا کرنا ہے۔ تا مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے سے ملاطفت کا سلوک روا رکھتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کی سچائی اور برتری کو دوسرے ادیان پر واضح کیا جائے۔ الحمد للہ کہ یہ جملہ مقاصد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احسن رنگ میں پورے ہوئے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام یوم تبلیغ

• ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۱۱/۸۴ کو جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام یوم تبلیغ منایا گیا جو خدا کے فضل سے بے حد کامیاب رہا الحمد للہ۔

افراد جماعت نے انفرادی طور پر اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا جو دھرم تلہ میں ایک باموقعہ جگہ پر ایک تبلیغی اسٹال لگایا۔ جہاں سے لوگوں نے قیمتی کتب خریدیں اور اس تمام عرصہ زبانی تبلیغ ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں خدام نے ایک ہزار سے زائد لوگوں میں ٹریکٹ اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ انڈین میوزیم اور وکٹوریہ میموریل کے سامنے کھڑی چارٹورسٹ بسوں میں سوار مسافروں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جناب سردار جگموہن سنگھ ٹرانسپورٹ ڈائریکٹر اڑیسہ کو زبانی تبلیغ کے علاوہ کتابوں کا تحفہ پیش کیا اسی طرح مکرم علی احمد صاحب کی طرف سے مکرم سردار موہن سنگھ صاحب کی خدمت میں گورمکھی زبان میں قرآن مجید پیش کیا گیا۔

شام بعد نماز عصر مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت مکرم علی احمد صاحب سیکرٹری جائیداد اور مکرم سید محمود احمد صاحب پٹنہ اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد نے مکرم الیس اے مسعود ریٹائرڈ جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ سے ملاقات کی اور ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ آخر میں خاکسار نے مکرم فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری مال کی طرف سے موصوف کو دینی سوال و جواب اور حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات کے اہم کیسٹ تحفۃً دیئے۔

بعد نماز عصر مسجد میں V.D.O کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے کیسٹ دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ تھا جو مکرم ظفر احمد صاحب نیوانڈیا اپنے حالیہ سفر یورپ لندن سے لائے تھے اس موقعہ پر اس سے پہلے خاکسار نے ایک مختصر تعارفی تقریر کی پروگرام کے مطابق احمدی احباب ایک خاصی تعداد میں اپنے ساتھ غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں کو لائے تھے۔

الحمد للہ احباب نے اس پروگرام کو بہت ہی پسند کیا۔ ایک دوست مکرم عبد العزیز صاحب صادق نے احمدیت قبول کی احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور نومبائع احمدی کو استقامت بخشے آمین۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی تبلیغی مساعی اور یوم تحریک جدید

• ۔ مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ رقمطراز ہیں کہ :۔ گذشتہ ایک ماہ کے اندر تبلیغی امور میں احباب جماعت سونگھڑہ نے ذوق و شوق سے اضافہ کیا چنانچہ علاقہ کبیر ٹینہ۔ پیرہ زار براستہ بھان پور اور T.P.M (چودوار) میں پہلی بار لٹریچر تقسیم کیا گیا اور زبانی گفتگو کی گئی۔ بعض نوجوانوں کو بذریعہ ڈاک لٹریچر بھی پہنچایا گیا ہے۔ اسی طرح ایک درجن کے قریب غیر مسلم دوستوں کو لٹریچر دیا گیا۔ اور زبانی گفتگو کی گئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایک غیر از جماعت طالب علم کو لٹریچر دیا گیا۔ نیز مہا سنگٹ پور تعت پور اور نئی گواں مقامات پر جا کر تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی مہم میں حصہ لینے والے افراد کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

مکرم سید شاہد احمد صاحب کی طرف سے مرسلہ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۶/۱۰/۸۴ یوم تحریک جدید کے سلسلہ میں مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد صدر جلس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم سید صبغۃ الدین صاحب۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مکرم سید غلام الدین صاحب قادری اور مکرم سید مبشر الدین صاحب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ کیرنگ کی تبلیغی مساعی

• ۔ مکرم شیخ علیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۵/۱۰/۸۴ کو خاکسار۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم سرور خان صاحب اور مکرم بابو خان صاحب بذریعہ سائیکل رتھی پور کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں بعض پرانے احمدی موجود تھے۔ چنانچہ یہاں تبلیغی سلسلہ جاری رہا۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا یہاں ایک احمدی خاتون موجود ہیں اُن سے بھی ملاقات کی گئی۔ مورخہ ۱۸/۱۰/۸۴ کو نرگادش میں جاکر بذریعہ کیسٹ تبلیغ کی گئی۔ مورخہ ۲۰/۱۰/۸۴ کو مانیکا گوڑا میں مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب اور مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغین سلسلہ گئے۔ اور تبلیغی تقاریر کیں۔ بعض دوستوں سے زبانی گفتگو بھی کی گئی۔ مورخہ ۲۲/۱۰/۸۴ کو خوردہ میں جناب راجیو گاندھی وزیر اعظم بھارت کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے موصوف کی خدمت میں مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب نے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ موصوف نے تحفہ قبول فرماتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ مورخہ ۲۶/۱۰/۸۴ کو مانیکا گوڑا میں ہندو بھائیوں کی طرف سے ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ مورخہ ۲۸/۱۰/۸۴ کو جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے منائے گئے یوم تبلیغ کے سلسلہ میں ۳۰ رضا کاروں نے ۱۲ کلو میٹر کے علاقہ میں ۱۲ گاؤں میں جاکر تبلیغ کی اور ۵۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ قریب دو صد افراد

سے تبلیغی گفتگو کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا کرے آمین۔

لجنہ اماء اللہ یادگیر و کیرنگ کے سالانہ اجتماعات

● — مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۶؍۱۰؍۸۴ کو لجنہ اماء اللہ یادگیر کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مقابلہ جات حسن قرأت۔ نظم خوانی۔ تقاریر اور دینی معلومات منعقد ہوئے جس میں بہنوں نے بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ اختتامی اجلاس میں صدر صاحبہ لجنہ نے بہنوں کو نصائح کرتے ہوئے مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بہنوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کیئے۔ دُعا کے ساتھ اجتماع برخواست ہوا۔

● — مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳ تا ۲۵ر اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کیرنگ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں سالانہ رپورٹ کے ساتھ خاکسار نے تقریر کی۔ اجتماع میں لجنہ و ناصرات کے مقابلہ جات حسن قرأت ناظرہ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن۔ اردو نظم۔ اڑیہ نظم اور تقاریر منعقد ہوئے۔ مقابلہ بیت بازی بھی منعقد ہوا۔ بعض ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں مکرم مولوی شیخ عبدالعلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم یٰسین خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ اجتماع میں انعامات مخصوصی دینے والے بجز کے فرائض ادا کرنے والے بھائیوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے آمین۔

ناصرات الاحمدیہ شیموگہ اور یادگیر کے سالانہ اجتماعات

● — مکرمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ سیکرٹری ناصرات شیموگہ تحریر فرماتی ہیں کہ ناصرات الاحمدیہ شیموگہ کا سالانہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱؍۱۰؍۸۴ کو منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت مکرمہ میمون النساء صاحبہ نے کی آپ نے افتتاحی اجلاس میں لجنہ و ناصرات کو جامع نصائح سے نوازا۔ لجنہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق ناصرات کے دو معیار بنا لیئے گئے تھے۔ چنانچہ معیار اوّل و دوئم کے مقابلہ جات حسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر دینی معلومات۔ مشاہدہ معائنہ۔ پرچی کھیل منعقد ہوئے۔ معیار دوئم کا ڈرائنگ کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

● — مکرمہ ثمینہ منصور صاحبہ سیکرٹری ناصرات یادگیر رقمطراز ہیں کہ ناصرات الاحمدیہ یادگیر کے سالانہ اجتماع میں مقابلہ جات حسن قرأت۔ نظم خوانی اور تقاریر منعقد ہوئے۔ اجتماع کی صدارت نائب صدر صاحبہ نے کی مقابلہ جات میں اوّل دوئم اور سوئم آنے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کیئے گئے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کیرنگ کی تبلیغی مساعی

● — مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ تحریر فرماتی ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک داعیان الی اللہ کے مطابق لجنہ اماء اللہ کیرنگ کی ۳۰ ممبرات مورخہ ۱۱؍۸۴ کو نرگاؤں روانہ ہوئیں۔ ان کے ساتھ مکرم مولوی شیخ عبدالعلیم صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم یٰسین خان صاحب اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب بھی نرگاؤں گئے۔ وہاں جاکر غیر احمدی بہنوں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ اسی روز شام کو ایک اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اُردو اور اڑیہ زبان میں ۱۰ تقاریر ہوئیں۔ بفضلہ تعالیٰ احمدی بہنوں کے علاوہ غیر مسلم مستورات بھی شامل ہوئیں۔ مکرم مولوی شیخ عبدالعلیم صاحب نے بھی تبلیغی تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ اس جلسہ کا بہت اچھا اثر رہا۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا کرے آمین۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور کا سالانہ اجتماع اور تربیتی کلاس

● — مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۲؍۸۴ کو لجنہ اماء اللہ بنگلور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مقابلہ جات حسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر بیت بازی۔ دینی معلومات۔ فی البدیہہ تقاریر۔ مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کرائے گئے۔ جن میں ممبرات نے بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ممبرات لجنہ کو اسلامی آداب سے متعلق بعض امور بتائے گئے۔

● — مکرمہ اقبال النساء صاحبہ سیکرٹری تبلیغ بنگلور تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴؍۸۴ کو لجنہ اماء اللہ بنگلور کو دوسری تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی کلاس میں شامل ہونے والی بہنوں کو ضروری ہدایات پڑھکر سنائی گئیں۔ کلاس میں نوٹس لکھوائے گئے۔ بعد دعا کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

گورو نانک جی کے جنم دن پر احمدی مبلغ کی تقریر

•— مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ پونچھ (جموں و کشمیر) رقمطراز ہیں کہ ۸ر نومبر کو گورو نانک جی کا جنم دن منایا گیا خاکسار کو بھی تقریر کا موقع ملا۔ میں نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت باباگورو نانکؒ کی زندگی اور تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اس طرح اسلام و احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں مذاہب اور فرقوں کے آپسی بھائی چارہ صلح اور قومی اتحاد و یکجہتی کے مختلف پہلو اجاگر کیئے نیز موعود اقوام عالم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کا تعارف کراتے ہوئے اس تعلیم پر عمل کرنے کی دعوت دی۔

جماعت احمدیہ یادگیر کی تبلیغی مساعی

● — مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار نے پانچ خدام کے ہمراہ تبلیغی پروگرام کے تحت شاہ آباد اور واڈی جنکشن کا دورہ کیا۔ مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر مختلف سمتوں کو جانے والی گاڑی میں بیٹھے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کو اسلام اور احمدیت کا لٹریچر مختلف زبانوں میں دیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ مسلم ان احباب نے نہایت خندہ پیشانی سے لٹریچر حاصل کیا ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ واڈی کی بستی میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور کی تبلیغی مساعی

●— مکرم کے شفیق احمد صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ تیماپور لکھتے ہیں کہ بتاریخ ۱۶؍۱۱؍۸۴ کو بعد نماز جمعہ ایک وفد جماعت کا لٹریچر لیکر مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ یادگیر کے ساتھ شاہ پور پہنچا اور وہاں ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

وفد میں مکرم محمود احمد صاحب مجیب شیر قائد مجلس۔ سیٹھ عبدالحمید صاحب مجیب شیر مکرم اقبال احمد صاحب کمن گڈی اور خاکسار کے شفیق احمد بھی شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

تحریک وقف جدید اور ہماری ذمہ واریاں

وقف جدید کی عظیم الشان تحریک سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۸ء میں جاری فرمائی تھی اس تحریک کی افادیت اس امر سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے معلمین بھارت کے دیہاتوں میں تربیت وغیرہ کے فرائض عمدگی سے ادا کر رہے ہیں اور اس تحریک کے ذریعہ سینکڑوں سعید روحوں کو آغوش احمدیت میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور چونکہ یہ تحریک القاء الٰہی کے تحت جاری ہوئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ اس کے پشت پر برابر کام کرتا نظر آرہا ہے۔ بھارت میں اس وقت جماعتوں کی تعداد اڑھائی صد کے قریب ہے اور ان میں سے بعض جماعتیں نئی قائم ہوئی ہے۔ جہاں تربیت کی بہت ضرورت ہے مگر اس کے بالمقابل معلمین کی تعداد صرف ۴۵ اور کم و بیش اسقدر مبلغین ہیں گویا تربیتی امور میں ابھی گنجائش بہت ہے۔ دفتر میں اس وقت وقف کی درخواستیں پڑی ہیں باوجود معلمین کو معمولی گزارہ دیئے جانے کے بجٹ میں ان کو رکھنے کی گنجائش نہیں بھارت میں وقف جدید کا بجٹ بہت کم ہے احباب جماعت سے درخواست ہے وہ وقف جدید کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر چندہ دیں تاکہ معلمین کی کمی کو جلد از جلد پورا کیا جا سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

"جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے تا اللہ سارے ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کو پھیلا دے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں اور کانوں میں روئی نہ ڈالے رکھیں...... خدا کرے آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ یاد رکھو جو شخص وقت پر خدا کی آواز کو نہیں سنتا وہ بدبخت ہوتا ہے وہ دن آگئے ہیں کہ جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہوگا تو کتنی بدبختی ہوگی۔"

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نتیجہ امتحان دینی نصاب مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

خدام میں دینی ذوق پیدا کرنے اور ان کو قرآنی تعلیمات سے آراستہ کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے باقاعدہ ایک نصاب مقرر کر کے اُسے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقررہ نصاب کے مطابق امسال مبتدی۔ متقدم۔ مقتصد۔ سابق۔ فائق اور فائز کلاسوں کے امتحانات لئے گئے جن کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

مبتدی:۔ اس امتحان میں ۷۱ خدام شریک ہوئے جن میں سے ۶۶ کامیاب ہوئے۔ مکرم محمد الیاس صاحب آسنور ۸۲/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل مکرم ۔۔۔ امیر علی صاحب کالکولم ۸۰/۱۰۰ لیکر دوم مکرم محمد فضل الحق صاحب پنکال ۷۵/۱۰۰ لیکر سوم قرار پائے

متقدم:۔ اس امتحان میں کل ۲۹ خدام شریک ہوئے اور سب کے سب کامیاب ہوئے۔ مکرم نصیر احمد صاحب ملکانہ صالح نگر ۸۲/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل۔ مکرم انعام مظفر صاحب قادیان ۸۰/۱۰۰ نمبر لیکر دوم مکرم ناصر احمد صاحب بھدرک ۷۸/۱۰۰ لیکر سوم قرار پائے۔

مقتصد:۔ اس امتحان میں کل ۲۷ خدام شریک ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ سب کامیاب ہوئے مکرم شیخ حلیم الدین صاحب کیرنگ ۷۸/۱۰۰ لیکر اوّل مکرم مبارک احمد صاحب بٹ قادیان ۷۴/۱۰۰ نمبر لیکر دوم مکرم عبد القدوس صاحب قادیان ۷۲/۱۰۰ نمبر لیکر سوم قرار پائے جبکہ مکرم رفیق احمد صاحب ناصر کو ۸۰/۱۰۰ نمبر حاصل کرنے پر خصوصی انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

سابق:۔ اس امتحان میں کل ۱۵ خدام شریک ہوئے جن میں سے مکرم عبد القدیم صاحب قادیان ۷۰/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل مکرم نعیم احمد صاحب گجراتی قادیان ۶۵/۱۰۰ نمبر لیکر دوم مکرم ایوب علی خان صاحب قادیان ۶۳/۱۰۰ نمبر لیکر سوم رہے۔

فائق:۔ اس امتحان میں کل ۲۲ خدام شریک ہوئے جن میں سے مکرم محمد ابراہیم صاحب شاہ قادیان ۷۵/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل، مکرم رشید احمد صاحب طارق قادیان ۷۲/۱۰۰ نمبر لیکر دوم مکرم شمشاد احمد صاحب عادل قادیان ۷۰/۱۰۰ نمبر لیکر سوم قرار دیئے گئے۔

فائز:۔ اس امتحان میں کل ۱۲ خدام شریک ہوئے جن میں سے مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید قادیان ۷۶/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی قادیان ۷۴/۱۰۰ نمبر لیکر دوم اور مکرم راشد حسین صاحب قادیان ۷۲/۱۰۰ نمبر لیکر سوم قرار پائے۔

کامیاب ہونے والے جملہ خدام کے نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں خدا تعالیٰ سب کو یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید نمایاں کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار فائز

نام خادم		حاصل کردہ نمبر
مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید	قادیان	۷۶/۱۰۰ اوّل
مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی	//	۷۴ دوم
مکرم راشد حسین صاحب	//	۷۲ سوم
مکرم عرفان احمد صاحب	//	۶۸
مکرم منیر الدین صاحب ناصر	//	۶۶
مکرم سید بشارت احمد صاحب	//	۶۵
مکرم سید مظفر احمد صاحب	//	۶۴
مکرم عبد الواسع صاحب	//	۶۳
مکرم منصور احمد صاحب گجراتی	//	۶۲
مکرم محمد عارف صاحب ننگلی	//	۶۰
مکرم مسعود احمد صاحب راشد	//	۵۸
مکرم عبد المجیب صاحب فلکنما	حیدر آباد	۳۹

معیار فائق

مکرم محمد ابراہیم صاحب شاہ	قادیان	۷۵/۱۰۰ اوّل
مکرم محمد رشید صاحب طارق	//	۷۲ دوم
مکرم شمشاد احمد صاحب عادل	//	۷۰ سوم
مکرم عرفان احمد صاحب	//	۶۸
مکرم خالد محمود صاحب	//	۶۵
مکرم قریشی محمد رحمت اللہ	//	۶۵
مکرم مسعود احمد صاحب راشد	//	۶۳
مکرم سرفراز احمد صاحب ہاشمی	//	۶۰
مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر	//	۵۷
مکرم محمد احسن صاحب	//	۵۳
مکرم ملک محمد منیر صاحب	قادیان	۵۱
مکرم ایاز محمود صاحب	//	۵۱
مکرم عبد المجید صاحب اختر	//	۵۰
مکرم عبد الشکور صاحب بدر	//	۴۸
مکرم عزیز احمد صاحب	//	۴۷
مکرم مبارک احمد صاحب	بھدرک	۶۱
مکرم رفیق احمد صاحب	بھدرک	۶۰
مکرم عبد السلام صاحب	//	۵۸
مکرم محفوظ الرحمن صاحب خاقی	//	۵۷
مکرم عزیز احمد صاحب شاہ	//	۵۵
مکرم فیض احمد خان	//	۵۰
مکرم عبد ۔۔۔ احمد صاحب	//	۵۰

معیار سابق

مکرم عبد القدیم صاحب	قادیان	۷۰/۱۰۰ اوّل
مکرم نعیم احمد صاحب گجراتی	//	۶۵ دوم
مکرم ایوب علی خان صاحب	//	۶۳ سوم
مکرم رفیع احمد صاحب نسیم	//	۶۲
مکرم بشیر الشمس صاحب	//	۵۸
مکرم محمد انور صاحب	//	۵۷
مکرم فلاح الدین صاحب	//	۵۷
مکرم انس احمد صاحب	//	۵۶
مکرم محمد طاہر ناصر	//	۵۶
مکرم منور احمد صاحب بدر	//	۵۲
مکرم محمد مبشر صاحب بدر	//	۵۳
مکرم ناصر احمد صاحب طاہر	//	۵۰
مکرم شہاب الدین صاحب		۴۱
مکرم حامد محمود صاحب	قادیان	۳۵
مکرم منیر احمد صاحب انور	//	۳۴

معیار مقتصد

مکرم رفیق احمد صاحب ناصر	قادیان	۸۰/۱۰۰ اوّل
مکرم مبارک احمد صاحب بٹ	//	۷۴ دوم
مکرم عبد القدوس صاحب	//	۷۲ سوم
مکرم انور احمد ۔۔۔ صاحب	//	۷۰
مکرم شمس الدین صاحب تنویر	//	۷۰
مکرم محمد نعمان صاحب دہلوی	//	۷۰
مکرم رفیع احمد صاحب گجراتی	//	۶۹
مکرم محمد طاہر غالب	//	۶۸
مکرم شوکت انصاری صاحب	//	۶۸
مکرم مظفر احمد صاحب	//	۶۶
مکرم محمد انور صاحب	//	۶۴
مکرم مبارک احمد صاحب نقوی	//	۶۲
مکرم اقبال احمد صاحب	//	۶۲
مکرم نور الدین صاحب آزاد	//	۶۰
مکرم محسن مظفر صاحب	//	۶۰
مکرم کرشن احمد صاحب	//	۵۸
مکرم محمود احمد صاحب	//	۵۱
مکرم عبد الکریم صاحب اختر	//	۵۰
مکرم عبد الرفیع صاحب فلکنما	حیدر آباد	۵۳
مکرم محمد عبد المتین صاحب	//	۵۲
مکرم تنویر احمد صاحب	//	۳۵
مکرم فرزان علی خان صاحب	پنکال	۶۷
مکرم محمد سبحان صاحب	//	۶۶
مکرم اسماعیل خان صاحب	پنکال	۶۷
مکرم شیخ حلیم الدین صاحب	کیرنگ	۷۸ اوّل
مکرم مشتاق احمد صاحب	//	۷۱
مکرم پرویز خان صاحب	//	۷۱
مکرم شیخ شریف احمد صاحب	//	۶۸
مکرم امان اللہ صاحب	//	۶۸
مکرم انور خان صاحب	//	۶۶
مکرم بدر الدین خان صاحب	//	۶۵
مکرم شیخ شمیم صاحب	//	۶۵
مکرم سلطان الحق صاحب	//	۶۳
مکرم عبد المنعم صاحب	//	۶۳
مکرم ایاز احمد خان صاحب	//	۶۲
مکرم بشارت احمد صاحب	//	۶۰
مکرم ظل الرحمن خان صاحب	//	۶۰

معیار متقدم

مکرم انعام مظفر صاحب	قادیان	۸۰/۱۰۰ دوم
مکرم مبارک احمد صاحب جیمہ	قادیان	۷۲
مکرم شعیب احمد صاحب	//	۶۹
مکرم ناصر علی صاحب عثمان	//	۶۷
مکرم داؤد احمد صاحب خالد	//	۶۱
مکرم مشہود احمد صاحب حامد	//	۶۱
مکرم طارق احمد خان صاحب	//	۵۷
مکرم محمد ابراہیم صاحب	//	۵۴
مکرم منظور احمد صاحب جتنر	//	۵۱
مکرم کمال الدین خان صاحب	//	۵۰
مکرم فاروق احمد صاحب	//	۵۰
مکرم اسرائیل احمد صاحب	//	۴۷
مکرم مبارک احمد صاحب	//	۴۲
مکرم ادریس احمد صاحب طاہر	فلکنما	۵۰
مکرم شریف خان صاحب	کیرنگ	۷۶
مکرم شفیق الدین صاحب	//	۶۵
مکرم انعام الحق صاحب خان	//	۶۵
مکرم کالے خان صاحب	//	۶۱
مکرم ایوب الرحمن خان صاحب	//	۶۱
مکرم شیخ چند صاحب		۵۷
مکرم ناصر احمد صاحب	بھدرک	۷۸ سوم
مکرم عبد الرؤف صاحب خان	//	۷۲
مکرم عبد الباسط صاحب	//	۶۸
مکرم کرشن احمد صاحب	//	۶۰
مکرم وسیم احمد صاحب	کٹک	۵۴
مکرم نصیر احمد صاحب ملکانہ	صالح نگر	۸۲ اوّل
مکرم رفیع احمد خان صاحب	//	۷۷
مکرم خیر محمد خان صاحب ملکانہ	//	۷۲
مکرم سعید احمد خان صاحب	//	۶۵

معیار مبتدی

مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر	قادیان	۶۶
مکرم محمود احمد صاحب	//	۶۶
مکرم مظہر احمد	//	۶۵
مکرم نعمان صاحب دہلوی	//	۵۹

نام	مقام	
مکرم اعجاز احمد صاحب	قادیان	۵۴
مکرم مبارک احمد خان صاحب	مالو	۶۶
مکرم الطاف احمد خان صاحب	"	۵۱
مکرم عبد المجید صاحب خان	"	۷۰
مکرم محمد الیاس صاحب	آسنور	۴۸ اوّل
مکرم مختار احمد صاحب	"	۷۲
مکرم فرید احمد صاحب ڈار	"	۷۲
مکرم [illegible] الرحمٰن صاحب منیب	آسنور	۶۹
مکرم [illegible] الرحمٰن نیر	"	۶۷
مکرم [illegible] الرحمٰن صاحب	"	۶۴
مکرم صلاح الدین رشی	"	۶۲
مکرم نعیم احمد صاحب ڈار	"	۶۱
مکرم عبد المجید صاحب	"	۵۹
مکرم طاہر احمد صاحب ڈار	"	۵۹
مکرم برکت احمد صاحب رشی	"	۵۲
مکرم محمد شفیع صاحب زرگر (غیر از جماعت)		۵۰
مکرم عبد القیوم صاحب		۴۴
مکرم محمد انیس صاحب ملک	"	۴۳
مکرم فاروق احمد صاحب	"	۴۲
مکرم عبد الحیٔ نائک	"	۴۳
مکرم خورشید احمد صاحب	"	۲۷
مکرم مشتاق احمد صاحب	"	۲۴
مکرم عبد الحیٔ وانی صاحب	"	۵۴
مکرم مظفر احمد صاحب خلک	حیدرآباد	۶۳
مکرم محمد فضل اللہ صاحب عابد	"	۶۲
مکرم عبد المجیب صاحب	"	۴۰
مکرم محمد عبد الرفیع صاحب	"	۳۸
مکرم عبد المتین صاحب	"	۳۵
مکرم تنویر احمد صاحب	"	۲۴
مکرم محمد رفیع صاحب بٹ	رشی نگر	۶۵
مکرم گلزار احمد گنائی	"	۶۱
مکرم طاہر احمد صاحب بٹ	"	۵۴
مکرم غلام رسول صاحب واعظ	"	۵۰

نام	مقام	
مکرم ٹی۔ کے امیر علی صاحب	کلکوم	۹۰٪ دوم
مکرم ٹی۔ کے محمود صاحب	"	۴۸
مکرم ٹی۔ کے محمد کنجی صاحب	"	۴۳
مکرم ٹی۔ ایم عبد الجلیل صاحب	"	۴۰
مکرم پی۔ کے صدیق صاحب	"	۲۵
مکرم شریف ایم	"	۲۳
مکرم ٹی۔ کے۔ عبد الکریم صاحب	"	۲۳
مکرم ٹی۔ کے ابوبکر صدیق صاحب	"	۳۳
مکرم ٹی۔ کے عبد العظیم صاحب	"	۲۳
مکرم محمد فضل الحق صاحب	پنگال	۷۵ سوم
مکرم محبوب احمد خان صاحب	"	۷۳
مکرم مجید خان صاحب	"	۶۸
مکرم سبحان خان صاحب	"	۶۷
مکرم عبد الوسیم خان صاحب	"	۶۶
مکرم یعقوب خان صاحب	"	۶۴
مکرم منیر احمد خان صاحب	"	۶۴
مکرم مطیع الرحمٰن صاحب	"	۶۴
مکرم اسحاق خان صاحب	"	۶۴
مکرم شمس الدین خان صاحب	"	۶۲
مکرم اسحاق خان صاحب	"	۶۱
مکرم عبد السلیم خان صاحب	"	۵۸
مکرم عثمان خان صاحب	"	۵۶
مکرم نذیر خان صاحب	"	۴۷
مکرم محمد کریم صاحب	"	۴۷
مکرم سیف الرحمٰن صاحب	"	۴۱
مکرم محمد وسیم صاحب	"	۲۹
مکرم شاہجہان علی خان صاحب	"	۲۳
مکرم ظفر الدین صاحب	کٹک	۶۶
مکرم خالد احمد صاحب	"	۶۱
مکرم منظور احمد صاحب ندیم	"	۵۵
مکرم سید طاہر احمد	"	۵۴
مکرم سید رفیع احمد	"	۵۱
مکرم شجاعت احمد صاحب	"	۵۱
مکرم سید طیب احمد صاحب سلیم	"	۴۱

وصولی چندہ جات کی ششماہی اوّل کا جائزہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے موجودہ مالی ششماہی اوّل (یعنی ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے لیکر آخر اکتوبر ۱۹۸۴ء تک) میں موصولہ چندہ جات کی رقم کا ایک نقشہ تیار کر کے نظارت ہذا کی طرف سے ہر جماعت کے سیکرٹری مال صاحب کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ سیکرٹری صاحبان ان چھ ماہ کے عرصہ میں اپنی جماعت کی طرف سے مرکز میں بھجوائی گئی رقوم کا جائزہ لے کر اگر مرسلہ رقوم میں کوئی کمی بیشی ہے۔ کوئی رقم اس نقشہ میں شامل ہونے سے رہ گئی ہے یا اس نقشہ میں کوئی ایسی رقم شامل ہے جس کا اس جماعت سے تعلق نہیں ہے تو اس کی بروقت درستی ہو جائے۔ ایسی معلومات مہربانی فرما کر جلد از جلد نظارت بیت المال کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

۲:- سیکرٹریان مال کی خدمت میں یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس بات کا بھی جائزہ لے لیں کہ ان کی طرف سے مرسلہ رقوم سے ان کی جماعت کے سالانہ بجٹ چندہ جات کی کم از کم ۵۰ فیصدی وصولی ہو کر رقم مرکز میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ اگر کمی ہے تو مہربانی فرما کر بقایا دار احباب جماعت سے ان کے ذمہ بقایا رقوم کی وصولی کے لئے توجہ کے ساتھ کوشش فرماویں۔ اور آئندہ چھ ماہ کے اندر وصولی چندہ جات کے کام کو بہتر بنائیں۔ تاکہ سال کے آخر تک ان کی جماعت کے بجٹ چندہ جات کی سو فیصدی وصولی مکمل ہو جائے۔ اس خدمت کے عوض اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور خدمت سلسلہ اور اشاعت اسلام کی ان کی اس مالی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے سب کے رزق۔ اموال اور نفوس میں غیر معمولی خیر و برکت عطا فرمائے آمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔ فرمایا:-

فرمایا: "حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اس معاملہ میں تقویٰ شعاری کرے اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائے۔ شرک نہ کرے اور اس بات پر قائم ہو جائے کہ خدا کی راہ میں جو بھی دوں گا سچائی کے ساتھ دوں گا۔ تو آج شرح بڑھ جائے بغیر بھی ہمارا چندہ دوگنا ہو سکتا ہے۔ ایک بڑی اکثریت ایسی ہے جو ابھی تک مالی امور میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پوری نہیں اتری اگر وہ اکثریت بھی تقویٰ کے معیار پر پوری اتر جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یقیناً ہمارے چندوں میں غیر معمولی برکت ملے گی۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ بحوالہ بدر ۱۳ ستمبر ۱۹۸۴ء)

لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا ارشاد واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونے اور اپنی صحیح آمد پر باشرح لازمی چندہ جات ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۶ فتح (دسمبر) بروز جمعرات

۱۲ ربیع الاوّل حضرت نبی اکرم محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مبارک دن ہے۔ سیدنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تمام روئے زمین میں توحید کا علم بلند ہوا۔ آپ نے تمام دنیا کو انسانیت اور اخلاق فاضلہ کا درس دیا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت اس مبارک دن جلسوں کا انعقاد کریں اور اس عظیم المرتبت انسانیت کے محسن اعظم حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام پر تقریریں فرمائیں۔ اور سیکرٹریان تبلیغ و مبلغین کرام و معلمین صاحبان سیرت النبی صلعم کے جلسوں کی رپورٹیں نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ضروری اطلاع

احمدیہ مسلم مشن لندن کی طرف سے موصولہ اطلاع کے مطابق رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے جملہ خریداران بھارت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ماہ مارچ ۸۴ء سے ستمبر ۸۴ء تک کے رسالہ جات لندن سے بذریعہ بحری ڈاک بھجوائے جا چکے ہیں۔ بحری ڈاک کی وجہ سے یہ رسالے کسی قدر تاخیر کے ساتھ ملیں گے۔ لہذا فکر مند نہ ہوں۔ مارچ اپریل کے رسالے قادیان میں موصول ہو چکے ہیں۔ اگر کسی خریدار کو مارچ اپریل کے رسالے نہ ملے ہوں تو خریداری نمبر کے حوالہ کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں۔ امید ہے کہ ماہ نومبر سے یہ رسالہ احمدیہ مسلم مشن امریکہ سے پوسٹ ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا:- مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب شاہ کشمیر اپنے خاندان کے بچوں کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقی کے لئے اور خاکسار کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قادیان سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد ابراہیم شاہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ٦/٥/٣١ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ٧٣
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"مَیں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
("فتح اسلام" مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہل
نمبر ٥٠-٢-١٨
غنگ منڈی
حیدرآباد-٥٠٠٢٥٣

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS,
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN, 143516.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
23-5222
23-1552 ٹیلیفون نمبرز :-
آٹو ٹریڈرز
١٦- مینگو لین- کلکتہ- ٧٠٠٠٠١
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM
SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں
AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ٢ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ٧٠٠٠٣٩
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز
PERFECT TRAVEL AIDS.
D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI -571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پرس پیپرز کور۔
اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز -!!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے "آٹو ونگز" کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام) }

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ لک الیکٹرانکس
انت ناگ سٹیڈیم روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش :- ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر :- 42301

بلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش اور قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۲۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر :- 42916　　ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!